اِسلام
ہی
ہمارا اِنتخاب کیوں؟
Why Islam
is our only
Choice?
مغربی دنیا میں قبولِ اسلام کے سچے واقعات
محمد حنیف شاہد
دار السلام
DARUSSALAM

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب فون: 00966 1 4043432-4033962
فیکس: 4021659 E-mail: darussalam@awalnet.net.sa
Website: www.dar-us-salam.com

1. طریق مکہ - العلیا - الریاض فون: 00966 1 4614483 فیکس: 4644945
2. شارع العین - الملز - الریاض فون: 4735220 فیکس: 4735221
3. جدہ فون: 00966 2 6879254 فیکس: 6336270
4. الخبر فون: 00966 3 8692900 فیکس: 8691551

شارجہ فون: 00971 6 5632623
فیکس: 5632624

لندن فون: 0044 208 5202666
فیکس: 208 5217645

امریکہ 1. ہوسٹن فون: 001 713 7220419
فیکس: 7220431
2. نیویارک فون: 001 718 6255925
فیکس: 6251511

پاکستان (ہیڈ آفس و مرکزی شوروم)

1. 36 - لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور
فون: 0092 42 7240024-7232400-7111023 فیکس: 7354072
Website: www.darussalampk.com E-mail: info@darussalampk.com

2. غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 7120054 فیکس: 7320703

Z-110,111 (D.C.H.S) مین طارق روڈ (بالمقابل فری پورٹ شاپنگ مال) کراچی
فون: 0092-21-4393936 فیکس: 4393937
Email: darussalamkhi@darussalampk.com

فہرست

باب اول

اسلامی عقائد اور تعلیمات کے بارے میں اسلام قبول کرنے والوں کے تاثرات

باب دوم

اسلام کے بارے میں اسلام قبول کرنے والوں کے مختصر خیالات

باب سوم

قرآن حکیم کے بارے میں اسلام قبول کرنے والوں کے خیالات

باب چہارم

نبیؐ کریم ﷺ کے بارے میں نومسلموں کے خیالات

باب پنجم

اسلام کی آغوش میں

باب ششم

خواتین اسلام کی دہلیز پر

عرضِ ناشر

انسانیت پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی عنایات بے شمار ہیں لیکن سب سے بڑی عنایت دینِ اسلام ہے۔ جن لوگوں کو یہ نعمت عطا کی گئی ہے وہ دراصل نہایت خوش نصیب ہیں۔ اگر کسی انسان کو ایمان اور سیدھا راستہ مل جائے تو وہ دولت' اقتدار اور شان وشوکت جیسی چیزوں کے نہ ہونے کی کوئی پروانہیں کرتا۔

اسلام انسانیت کے لیے دنیا اور آخرت دونوں میں نفع بخش ثابت ہوتا ہے۔ دنیا میں یہ نیکی اور بھلائی کا ذریعہ ہے کیونکہ یہ انسان کو نیک زندگی گزارنے کا طریقہ سکھاتا ہے' اس کے ذہن کو بلند سوچ اور اخلاقی معیار عطا کرتا ہے اور اُسے تاریکی سے نکال کر روشنی میں لے آتا ہے۔ جہاں تک آخرت کا تعلق ہے' تو اسلام وہاں اسے لذّت اور مسرت کے ہر سامان سے آراستہ جنت حاصل کرنے کی ضمانت دیتا ہے۔

زیرِ مطالعہ کتاب "Why Islam Is Our Only Choice" (اسلام ہی ہمارا انتخاب کیوں؟) میں اُن خوش نصیبوں کے ذاتی تاثرات ومشاہدات یکجا کیے گئے ہیں جنہیں اسلام کی نعمت عطا ہوئی۔ اس میں اُن لوگوں کی زبانی تفصیل سے یہ بتایا گیا ہے کہ وہ اسلام سے اس قدر متاثر کیونکر ہوئے کہ اُنہوں نے اپنے آباؤ اجداد کے مذاہب کو چھوڑنے کا بہت بڑا اور انتہائی مشکل فیصلہ کر ڈالا۔ اس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ اسلام ہی واحد دین ہے جسے روزانہ بہت بڑی تعداد میں لوگ قبول کر رہے ہیں۔ اپنے آبائی دین سے دینِ اسلام کی طرف آنے والے یہ لوگ معاشرے کے ہر طبقے سے تعلق رکھتے ہیں مگر اس کتاب میں زیادہ تر پڑھے لکھے اور باشعور لوگوں کی آراء شامل کی گئی ہیں۔

اس کتاب کے مرتب پاکستان کے ایک محبوب فرزند جناب محمد حنیف شاہد ہیں‘ جو کہ ایک نامور عالم اور متعدد کتابوں کے مصنّف اور مرتّب ہیں۔ انھیں اسلام سے گہری محبت ہے‘ اُنھوں نے زندگی کا زیادہ تر عرصہ تعلیم و تعلم کے کاموں میں صرف کیا ہے اور علم پھیلانے اور بالخصوص اسلامی علم لوگوں کو سکھانے کے لیے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے۔ ان سے میرا تعارف 1993ء میں ہوا۔ اس مختصر عرصے میں اُن کی نیکیوں اور خوبیوں سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔

اس انگریزی کتاب کا ترجمہ پروفیسر منوّر علی ملک نے کیا ہے۔ تصحیح اور پروف دیکھنے کی ذمّہ داری جناب محسن فارانی اور پروفیسر حافظ شوکت علی صاحب نے نبھائی۔ محسن فارانی صاحب نے تاریخ و سیاست سے متعلق مختصر توضیحی حواشی بھی لکھے ہیں۔ انگریزی کتاب میں قرآن و حدیث کے عربی متن اور حوالوں کی کمی تھی، اردو ایڈیشن میں اس کی تحقیق و تخریج رکن ادارہ مولانا حافظ عبدالرحمٰن ناصر صاحب نے انجام دے کر یہ کمی پوری کر دی ہے، نیز انھوں نے کتاب میں دی گئی عقل سے متعلق روایات کا تحقیقی جائزہ بھی لیا ہے۔ آخری پروف ریڈنگ اور اسے تکمیلی مراحل تک پہنچانے کی ذمہ داری ارکان ادارہ مولانا محمد عثمان منیب صاحب اور مولانا منیر احمد رسولپوری صاحب نے انجام دی اور کمپوزنگ اور ڈیزائننگ کا کام عبدالجبار غازی صاحب کے ہاتھوں انجام پایا۔

افسانوں سے زیادہ دلچسپ یہ کتاب اب آپ کے سامنے ہے۔ دارالسلام اسے اس امید پر شائع کر رہا ہے کہ یہ حق کی تلاش کرنے والوں کو اُن لوگوں کے تاثرات سے آگاہ کرے گی جنھیں اسلام کی شکل میں سچائی نصیب ہوگئی ہے اور وہ اس کی برکات سے مستفید ہو رہے ہیں۔

خادم کتاب وسنت

عبدالمالک مجاہد

مدیر: دارالسلام - الریاض‘ لاہور -

مئی 2005ء

دیباچہ

ایک ایسے نامور محقق کی کتاب کا دیباچہ لکھنا بلاشبہ ایک بڑا اعزاز ہے جو اپنے وطن پاکستان کے معروف صاحب قلم ہیں اور ان کی کتابیں دنیا کے معتبر کتب خانے 'لائبریری آف کانگریس' واشنگٹن ڈی سی (امریکہ) میں بھی محفوظ ہیں۔

جناب محمد حنیف شاہد کی کتاب "Why Islam Is Our Only Choice" بطور محقق اُن کی زندگی بھر کی خدمتِ اسلام کا ایک حصہ ہے۔ یہ کتاب زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مختلف افراد کے قبولِ اسلام کے حوالے سے واقعاتِ زندگی' تجربات' سابقہ عقائد' اسلام کے بارے میں تاثرات اور قبولِ اسلام کی وجوہات پر مبنی بیانات پر مشتمل ہے۔ جن لوگوں کے بیانات اس کتاب میں شامل کیے گئے ہیں اُن میں روسا' دانشور' معززین' سائنسدان' اعزاز یافتہ، با رسوخ افراد' پیشہ ور ماہرین' عام مرد اور خواتین' حتیٰ کہ اخلاق باختہ لوگ بھی شامل ہیں۔ اس کتاب کا تحقیقی مواد کرۂ ارض کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی مختلف قومیتوں سے لیا گیا ہے اور یہ دو صدیوں سے زائد عرصے کا احاطہ کرتا ہے۔ دراصل یہ وہ مخلص لوگ ہیں جو اپنے مقصدِ حیات کو سمجھنے کے بعد اس حتمی سچائی تک آ پہنچے کہ ہم سب بہر طور ایک خالق کی ملکیت ہیں اور ہمیں اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اُنہیں یقین ہو گیا کہ موجودہ زندگی محض عارضی ہے اور آگے ایک یومِ حساب ہو گا جب ہر چیز پر قدرت رکھنے والے خالق کے مقرر کردہ معیار کے مطابق اعمال کو جانچا جائے گا' جو سب سے کامل' ہمیشہ رہنے والا' تمام مخلوق کو تخلیق کرنے والا اور اسے پالنے والا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴿١١٥﴾ ﴾

(المؤمنون: ۲۳/ ۱۱۵)

''کیا تم لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم نے تمہیں بے مقصد پیدا کر دیا اور تم ہمارے پاس لوٹ کرنہیں آ ؤ گے؟''

اور ایک جگہ پر فرمایا:

﴿ وَمَا خَلَقْنَا ٱلسَّمَآءَ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَـٰطِلًا ۚ ذَٰلِكَ ظَنُّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنَ ٱلنَّارِ ﴿٢٧﴾ ﴾ (ص: ۳۸/ ۲۷)

''اور ہم نے آسمانوں، زمین اور اُن کے درمیان جو کچھ موجود ہے وہ سب بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ یہ کفّار کا خیال ہے، تو کافروں کے لیے آگ کی ہلاکت اور تباہی ہے۔''

انسان تمام مخلوقات کا ایک حصہ ہے اور ایک ایسی مخلوق ہے جس کے اندر سب سے اعلیٰ کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے کی جبلّی طلب اور اپنے خالق کی تلاش کا فطری جذبہ ہے۔ اسلام میں اسی کو فطرت کہا جاتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ»

''ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے مگر اُس کے والدین اُسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔''[1]

انسان جانتا ہے کہ زمین پوری کائنات کا محض ایک چھوٹا سا ذرّہ ہے جس میں وہ رہتا ہے۔ اس چھوٹی سی زمین میں لاتعداد مخلوق پیدا ہوتی رہتی ہے۔ انسان اس تعاملِ کائنات کو دیکھ کر خوفزدہ ہو جاتا ہے۔ اُسے یقین نہیں آتا کہ اُس کے اردگرد کی کائنات اور اُس میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ محض اتفاق سے وجود میں آ گیا ہے۔ اُسے یہ احساس ہوتا ہے کہ کائنات مختلف اقسام کی بے ربط چیزوں کا ایک بے معنی مجموعہ نہیں ہے۔ منطق اسے یہ بتاتی ہے کہ سب کچھ کسی خالق، مدبّر، منتظم، حاکم اور مالک کے بغیر نہیں ہو سکتا، لیکن اس وسیع و عریض، عظیم الشان اور

① صحيح البخاري، الجنائز، باب ماقيل في أولاد المشركين، حديث:1385

بے انتہا کائنات کا خالق آخر کون ہوسکتا ہے؟ یقیناً اُس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوسکتا جو ہر عیب سے پاک، صفاتِ کمال کا حامل، لامحدود، سب کچھ جاننے والا اور بے انتہا قوت کا مالک ہو۔

یہ خالق کوئی انسان ہے نہ کوئی جانور، پودا ہے نہ کوئی بت یا کسی قسم کا مجسمہ کیونکہ ان میں سے کوئی بھی کچھ تخلیق کرسکتا ہے نہ کسی واقعے کا سبب بن سکتا ہے۔ یقیناً وہ خالق اپنی مخلوق سے مختلف ہوگا۔ عقل ہمیں بتاتی ہے کہ خالق اپنی مخلوق سے عظیم ہونا چاہیے۔ اس لیے اہلِ علم خالق کو پہچانتے ہیں اور اُسے ''اللہ'' کہتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ۝١ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ۝٤﴾ (الإخلاص: ١١٢/ ١-٤)

''(اے محمد!) کہہ دیجیے وہ اللہ واحد ہے۔ وہ بے نیاز ہے، اُس نے کسی کو جنا ہے نہ کسی نے اُس کو جنا ہے اور کوئی اس کا برابر یا مقابل نہیں ہوسکتا۔''

اس کے علاوہ یہ بھی بہت ضروری ہے کہ تمام الوہی صفاتِ کاملہ ایک ہی ہستی میں موجود ہوں جو ہر چیز پر قادر ہو۔ ان صفات سے متصف دو یا اس سے زیادہ ہستیوں کا وجود ہی خلافِ عقل ہے کیونکہ جس طرح ایک ملک پر دو بادشاہ مل کر حکومت نہیں کر سکتے اسی طرح دو یا اس سے زیادہ مقتدرِ اعلیٰ ہستیاں بھی اکٹھی نہیں رہ سکتیں۔ مقتدرِ اعلیٰ ایک اور صرف ایک ہی ہونا چاہیے جو تمام الوہی صفاتِ کاملہ کا مالک ہوتا کہ وہ ہر چیز کو کنٹرول میں رکھ سکے۔ متعدد معبودوں کا ہونا قطعاً ناممکن ہے کیونکہ ان کے درمیان تصادم ناگزیر ہے۔

علاوہ ازیں انسان کا علم ایک ایسے درجے تک آ پہنچا ہے جس سے یہ بات مصدقہ ہوگئی ہے کہ کائنات کی ہر چیز آپس میں ہم آہنگ اور مربوط ہے۔ ہر چیز اپنی ایک الگ حیثیت کی حامل ہے اور قوانینِ الٰہیہ کے تحت اُس کا وجود اور لائحہ عمل بروئے کار آتا ہے۔

اسلام ایک ایسا دین ہے جو ایک سچے الٰہ کی اطاعت یعنی خالص توحید پر ایمان لانے پر مبنی ہے جس کا مطلب صرف ایک معبود کی عبادت کرنا ہے۔ عربی میں لفظ اسلام کے معنی ہیں:

''اطاعت اور امن'' کیونکہ اپنے آپ کو اللہ کی مرضی کے سپرد کر کے ہی انسان کو دنیا اور آخرت میں امن مل سکتا ہے۔ اسلام کا پیغام اللہ کا پیغام ہے اور یہ انسان کو اس کی فطرت کی گہرائیوں تک متاثر کرتا ہے۔ اس پیغام کا تعلق تمام انسانیت (مرد و عورت) سے ہے کیونکہ ان سب کو اللہ ہی نے تخلیق کیا ہے مگر اسلام کے نزدیک انسان (بعض دیگر عقائد و نظریات کے برعکس جو انسان کو فطرتاً برا سمجھتے ہیں) مردود و معتوب نہیں ہے۔ پس توحید الُوہیت کا اعلیٰ ترین تصور ہے جس کی تعلیم دینے کے لیے اللہ نے اپنے انبیاء کے ذریعے سے اپنی آیات انسانوں تک پہنچائیں۔ ابتدا میں یہی علم دے کر حضرت آدم علیہ السلام کو بھیجا گیا اور پھر یہ علم متعدد انبیاء کے ذریعے سے آئندہ نسلوں کو منتقل ہوتا رہا اور بالآخر خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے اسے مکمل شکل میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نافذ کر دیا گیا۔

توحید پر ایمان جہالت کی تاریکیوں کو دور کر کے حقیقت کا اُفق روشن کر دیتا ہے اور وہ حقیقت صرف ایک معبودِ حقیقی ''اللہ'' ہے' لہٰذا اسلام کوئی نئی اختراع نہیں بلکہ تمام سابقہ انبیاء علیہم السلام کے پیغام توحید کی تائید و توثیق اور اس کا اقرار و اعلان ہے۔ نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء علیہم السلام نے اسی سچائی کا اقرار و اعلان کیا۔ اُن سب کے پیغام کی روح ایک ہی ہے کیونکہ اُن سب کو بھیجنے والی ذات ایک ہے۔ سب انبیاء علیہم السلام نے اسی عالمگیر حقیقت کا اعلان کیا کہ ایمان کا مرکز اور عبادت کے لائق صرف ایک اللہ ہی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ أُنزِلَ عَلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْمَـٰعِيلَ وَإِسْحَـٰقَ وَيَعْقُوبَ وَٱلْأَسْبَاطِ وَمَآ أُوتِىَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَٱلنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُۥ مُسْلِمُونَ ﴿٨٤﴾ ﴾ (آل عمران: ۳/ ۸٤)

''(اے محمد!) کہہ دیجیے کہ ہم اللہ پر اور جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان لاتے ہیں' نیز جو کچھ (حضرت) ابراہیم' اسماعیل' اسحاق' یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل کیا

گیا ہے اور جو کچھ موسیٰ، عیسیٰ اور دیگر انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا ہے اس پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ ہم ان انبیاء (علیہم السلام) کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے اور ہم نے اللہ کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیا ہے۔''

نبیٔ اکرم ﷺ سلسلۂ انبیاء کے آخری نبی ہیں اور اسلام بنی نوعِ انسان کے لیے اللہ تعالیٰ کا آخری اور حتمی دین ہے۔ اس کا پیغام ''قرآن'' ہے جو یومِ حشر تک کے لیے ایک جامع اور عالمگیر منبعِ ہدایت ہے جو انسانیت کے مسائل حل کر کے انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع بناتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِى وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلْإِسْلَـٰمَ دِينًا ﴾ (المائدة: ٥/ ٣)

''آج میں نے تمہارا دین تمہارے لیے مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور میں نے اسلام کو تمہارے لیے بطور دین پسند کر لیا ہے۔''

اسلامی طرزِ زندگی قرآن مجید اور سنّت یعنی نبیٔ اکرم ﷺ کی تعلیمات، اقوال اور اعمال پر مبنی طرزِ حیات کا نام ہے۔ قرآن حکیم ایک الہامی کتاب ہے جو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے 23 سال کے عرصۂ نبوت میں اجزا کی شکل میں نبیٔ کریم ﷺ پر نازل ہوتی رہی۔ اسے آپ کے وفادار کاتبین وحی آپ کی محتاط نگرانی میں کھجور کے درخت کے چوڑے پتوں، چمڑے کے ٹکڑوں اور ہڈیوں وغیرہ پر لکھتے رہے۔ علاوہ ازیں ہزاروں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے حفظ بھی کر لیا تھا۔ آج کل حفّاظِ قرآن کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کا ایسا کلام ہے جس کی کوئی مثال نہیں ہو سکتی۔ یہ گزشتہ چودہ صدیوں سے خالص شکل میں موجود ہے۔ یہ وہ وحی (صحیفہ) ہے جس کی صحت اور سند کو کوئی چیلنج نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے:

﴿ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ ٱلْقُرْءَانَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ ٱللَّهِ لَوَجَدُوا۟ فِيهِ ٱخْتِلَـٰفًا كَثِيرًا ﴿٨٢﴾ ﴾ (النساء: ٤/ ٨٢)

''کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ یقیناً اس میں بہت زیادہ اختلاف پاتے۔''

قرآن مجید کے استناد کے اتنے ثبوت موجود ہیں کہ اس دیباچے میں اُن کا بیان کرنا ممکن نہیں۔ صرف یہی ایک حقیقت کیا کم ثبوت ہے کہ مطالعہ قرآن کے دوران میں ہمیں علم سائنس کے ایسے اعداد و شمار اور حوالے ملتے ہیں جنہیں دیکھ کر یہ ماننا پڑتا ہے کہ یہ واقعی اللہ ہی کا کلام ہے۔ بلاشبہ نبیٔ اکرم ﷺ کے دور تک کسی کتاب میں اتنی گہری فکری بنیادوں پر مبنی اتنے عوامل و مظاہرِ فطرت کا ذکر نہیں ملتا جنہیں انسان کے سائنسی علم نے صدیوں بعد جا کر دریافت کیا ہو۔ ابتدائی صدیوں میں (قرآنِ حکیم کے نزول تک) لوگ ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے تھے' کیونکہ ان کے پاس تحقیق اور جائزے کے وسائل نہ تھے۔ جب سائنس کے مطالعے نے دریافت کے در کھولے' تب لوگوں نے ان حقائق کو سمجھا اور ان کی تصدیق کی۔ ان عوامل و مظاہر فطرت میں سے چند ایک کا ذکر قرآنِ حکیم کی درج ذیل آیات میں ملتا ہے: [21/33-39/5-55/33-22/53-26/66-23/14]

مگر پڑھنے والوں کو جو بات سب سے زیادہ حیران کرتی ہے وہ سورۂ یونس کی آیات 90' 91 اور 92 ہیں جن پر فرانسیسی ڈاکٹر مورس بوکائے (Dr.Maurice Bucaille) نے فرانس کی اکیڈمی آف میڈیسن (اکادمی طب) میں 9 نومبر 1976ء کو اپنے خطاب میں بحث کی۔ ان آیات میں بنی اسرائیل پر ظلم کرنے والے حکمران فرعون کے ساتھ جو کچھ ہوا اس کا ذکر ہے۔ بنو اسرائیل مصر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں نکلے اور جب فرعون نے ان کے فرار کے بارے میں سنا تو وہ انہیں پکڑنے کے لیے فوج لے کر گیا' مگر اللہ نے اسرائیلیوں کے لیے بحیرۂ احمر میں راستہ کھول کر اس کی کوشش کو ناکام کر دیا۔ جب فرعون اور اس کی فوجوں کی سمندر پار کرنے کی باری آئی تو سمندر نے انہیں اپنی لہروں میں لے کر غرق کر دیا۔

فرعون کے ساتھ اس کے بعد جو کچھ ہوا اس کا ذکر پہلے انبیاء علیہم السلام کے کسی صحیفے میں نہیں ملتا لیکن قرآنِ کریم نے ہمیں اس کے متعلق کچھ تفصیل بتائی ہے کہ کیا کچھ ہوا۔

ماہرینِ آثارِ قدیمہ اور سائنسدانوں کو 1898ء میں دریائے نیل کے ساحل کے قریب ڈوبی ہوئی ایک پرانی کشتی میں فرعون منفتاح (Meneptah) کی باقیات ملیں۔ ڈاکٹر موریس بوکائے کا کہنا ہے کہ اس ممی (حنوط شدہ لاش) کے طبی معاینے سے ثابت ہوا کہ یہ لاش زیادہ دیر تک پانی میں نہیں رہی کیونکہ اس پر پانی کے ناگوار اثرات یعنی گلنے سڑنے کے نشانات موجود نہیں ہیں جو پانی میں زیادہ دیر ڈوبے رہنے کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ پھر بھی حیرت کی بات ہے کہ 3000 سال سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود یہ جسم ابھی تک صحیح سالم ہے۔ قرآنِ حکیم کے معتبر ہونے کا یہ ایک ٹھوس ثبوت ہے کیونکہ قرآنِ حکیم اس لاش کی دریافت سے تقریباً 1300 سال پہلے نازل ہوا جبکہ اس میں باری تعالیٰ کے وہ الفاظ آئے ہیں جو فرعون کی غرقابی کے وقت اس سے کہے گئے تھے:

﴿ فَٱلْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ ءَايَةً ﴾ (یونس: ۱۰/ ۹۲)

''آج ہم تیری لاش کو بچالیں گے تاکہ تو بعد میں آنے والوں کے لیے نشانِ عبرت بنے۔''

انسان کو تمام صلاحیتیں صرف بقا کے لیے نہیں عطا کی گئیں بلکہ اُسے عقل بھی دی گئی کہ وہ اپنے وجود کا مقصد اور مفہوم سمجھ سکے۔ عقل کے استعمال کی یہ صلاحیت اُسے حقیقت کا ادراک کرنے میں مدد دیتی ہے اور اگر حقیقت اچانک اسے مل جائے تو اُس کا یہ فرض بن جاتا ہے کہ نہ صرف حقیقت کو تسلیم کرے بلکہ اس کا اعلان کرے۔ اُس کو منوانے کی کوشش کرے اور اُس کی حفاظت بھی کرے خواہ وہ کوئی تلخ حقیقت ہی کیوں نہ ہو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے عقل سے بہترین انسان کو کوئی خوبی نہیں دی۔''[1]

---

[1] صاحب دیباچہ کو سہو ہوا ہے کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان نہیں ہے بلکہ اس سے ملتا جلتا ایک قول مطرف بن شخیر رحمہ اللہ کا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: 'ما أوتي أحد من الناس أفضل من العقل' ''لوگوں میں سے کسی کو بھی عقل سے افضل چیز عطا نہیں کی گئی۔'' (مصنف ابن ابی شیبۃ: 188/7، رقم 35129) یوں محسوس ہوتا ہے کہ انھوں نے اسی قول کا مفہوم بیان کیا ہے، نیز عقل کے متعلق تمام احادیث ضعیف اور من گھڑت ہیں جس کی تفصیل آگے آئے گی۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے کلامِ حکیم میں بنی نوع انسان کو خبردار کیا:

﴿ هَٰذَا بَلَٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا۟ بِهِۦ وَلِيَعْلَمُوٓا۟ أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿٥٢﴾ ﴾ (إبراهيم: ١٤/ ٥٢)

''یہ (قرآن) انسانیت کے لیے ایک پیغام ہے تاکہ انہیں اس کے ذریعے سے خبردار کیا جائے اور اُنہیں یہ معلوم ہو جائے کہ اکیلا اللہ ہی عبادت کے لائق ہے اور تاکہ اہلِ عقل سوچ سمجھ لیں۔''

حاصلِ کلام یہ ہوا کہ اگرچہ انسان کو انتخاب کا اختیار دیا گیا ہے مگر وہ مکمل طور پر آزاد نہیں ہے۔ اُس کی مرضی مستحسن تبھی ہو سکتی ہے جب وہ اللہ کی مرضی کے مطابق ہو، اس لیے انسان کے پاس کوئی اور چارہ کار نہیں ہے سوائے اس کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرے تاکہ جنت کے انعامات کا مستحق ٹھہرے اور اس دنیا کی زندگی ختم ہونے سے پہلے اللہ کا یہ حکم قبول کر لے:

﴿ وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ ٱلْإِسْلَٰمِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ ﴾ (آل عمران: ۳/ ۸۵)

''اور جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرتا ہے تو اس کا وہ دین کبھی قبول نہیں کیا جائے گا۔''

ہمارے لیے آج بھی اللہ کا حکم یہی ہے کہ ہم سرِ تسلیم خم کر کے اُس کی عائد کردہ شرائط کے تحت صرف اُسی کی عبادت کریں اور اپنی مرضی کے مطابق اسے سرانجام نہ دیں کیونکہ یہی سیدھا راستہ ہے۔ الحمد للہ! میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ دیباچہ اور پوری کتاب پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ آپ کو سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرمائے۔ اللہ کرے کہ حق وصداقت کا نور آپ کے دل و دماغ کو منوّر کر دے اور آپ کو اس دنیا میں امن اور یقین نصیب ہو اور آخرت میں دائمی مسرّتیں عطا ہوں۔ (آمین)

﴿ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِى عَنِّى فَإِنِّى قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ ٱلدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا۟ لِى وَلْيُؤْمِنُوا۟ بِى لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾ ﴾ (البقرة: ٢/ ١٨٦)

''اور (اے نبی ﷺ!) جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں۔ میں پکارنے والے کی پکار کو جب بھی وہ مجھے پکارے' قبول کرتا ہوں، اس لیے لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں۔ یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔''

محمد امین

اسلامی دعوہ کمیٹی

ندوۃ الشباب العالمی الاسلامی

ریاض' سعودی عرب

تعارف

ہم اپنے ان بہن بھائیوں کو دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید اور مبارک باد کہتے ہیں جو دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہر طرح کی نعمتوں سے نوازے۔ بے شک یہ لوگ خوش نصیب ہیں کہ خالقِ کائنات نے انہیں اپنے کرم سے نوازا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَن يُرِدِ ٱللَّهُ أَن يَهْدِيَهُۥ يَشْرَحْ صَدْرَهُۥ لِلْإِسْلَٰمِ ۖ وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُۥ يَجْعَلْ صَدْرَهُۥ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِى ٱلسَّمَآءِ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ ٱللَّهُ ٱلرِّجْسَ عَلَى ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٢٥﴾﴾ (الأنعام: ٦/ ١٢٥)

''اور جسے اللہ ہدایت دینا چاہے اُس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہ رکھنا چاہے اُس کا سینہ تنگ اور جکڑا ہوا کر دیتا ہے' جیسے کوئی آسمان میں چڑھتا ہو۔ اسی طرح اللہ ایمان نہ لانے والوں پر پھٹکار ڈالتا ہے۔''

جب نبیٔ اکرم ﷺ توحیدِ الٰہی کا پیغام لے کر تشریف لائے تو ابتدائی دور کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کسی جھجک کے بغیر بہ خوشی آپ کی دعوت پر لبیک کہا۔ اُنہوں نے کسی ذاتی غرض یا لالچ سے اسلام قبول نہ کیا۔ یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ ظہورِ اسلام کا ابتدائی دور مسلمانوں کے لیے بہت نازک دور تھا۔ اُن دنوں اسلام میں داخل ہونا مصائب و مشکلات کو دعوت دینے کے مترادف تھا لیکن صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ان مصائب و مشکلات کے باوجود بلا خوف و خطر اسلام قبول کر لیا۔ سچے دین کی یہی علامت ہے کہ جب کوئی آدمی اسے اچھا اور سچا سمجھ کر قبول کر لیتا ہے تو وہ مشکلات' نامساعد حالات' مصائب' تکالیف اور سختیوں کے باوجود چٹان کی سی مضبوطی سے اس پر قائم رہتا ہے۔ پس نبیٔ کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے مکمل خلوص اور سچے دل

سے اسلام قبول کیا تو نتیجہ یہ نکلا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی خاطر تمام سختیاں اور دکھ بخوشی برداشت کر لیے۔ وہ اپنے دین پر ثابت قدم رہے اور اُن کی ان قربانیوں کے صلے میں اللہ نے اُنہیں اپنی عنایات سے نوازا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَٱلَّذِينَ جَٰهَدُواْ فِينَا لَنَهۡدِيَنَّهُمۡ سُبُلَنَاۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَمَعَ ٱلۡمُحۡسِنِينَ ۝٦٩ ﴾

(العنکبوت: ۲۹/ ۶۹)

''اور جو لوگ ہمارے لیے جدو جہد کرتے ہیں ہم یقیناً اُنہیں اپنی راہیں دکھا دیتے ہیں اور بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

اور سچے مومنوں کا جواب بہت فکر انگیز اور بہت ایمان افروز تھا۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے اسے یوں نقل فرمایا ہے:

﴿ وَمَا لَنَآ أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى ٱللَّهِ وَقَدۡ هَدَىٰنَا سُبُلَنَاۚ وَلَنَصۡبِرَنَّ عَلَىٰ مَآ ءَاذَيۡتُمُونَاۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ ٱلۡمُتَوَكِّلُونَ ۝١٢ ﴾ (ابراهیم: ۱۴/ ۱۲)

''اور ہم اللہ پر بھروسا کیوں نہ کریں جبکہ اسی نے ہمیں راہیں سجھائی ہیں اور ہم یقیناً وہ دُکھ برداشت کرلیں گے جو تم ہمیں دو گے اور اللہ پر بھروسا کرنے والوں کو صرف اسی پر بھروسا کرنا چاہیے۔''

مگر وہ لوگ جو گمراہ تھے اور بھٹک گئے اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی دعوت کو رَد کر دیا۔ اگرچہ نبیِ کریم ﷺ نے قرآن کریم کے احکامات کے مطابق اُنہیں توحید پر ایمان لانے کی دعوت دی تھی۔ قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے فرمایا:

﴿ ٱدۡعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِٱلۡحِكۡمَةِ وَٱلۡمَوۡعِظَةِ ٱلۡحَسَنَةِۖ وَجَٰدِلۡهُم بِٱلَّتِي هِيَ أَحۡسَنُۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعۡلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِۦۖ وَهُوَ أَعۡلَمُ بِٱلۡمُهۡتَدِينَ ۝١٢٥ ﴾ (النحل: ۱۶/ ۱۲۵)

''(اے محمد ﷺ!) لوگوں کو اللہ کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور اُن کے ساتھ اچھے طریقے سے بحث کرو۔ یقیناً تمہارا رب ہی بہتر جانتا ہے کہ کون

اس کی راہ سے بہکا ہوا ہے اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے۔‘‘

اللہ علیم وخبیر نے جنوں اور انسانوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

﴿ يَٰمَعْشَرَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِى وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا۟ شَهِدْنَا عَلَىٰٓ أَنفُسِنَا ۖ وَغَرَّتْهُمُ ٱلْحَيَوٰةُ ٱلدُّنْيَا وَشَهِدُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا۟ كَٰفِرِينَ ﴿١٣٠﴾ ﴾ (الأنعام: ٦/ ١٣٠)

’’اے جنوں اور انسانوں کی جماعت! کیا تمہارے پاس تم میں سے انبیاء نہیں آئے جنہوں نے تمہیں میری آیات پڑھ کر سنائیں اور تمہارے اس دن کی ملاقات سے تمہیں ڈرایا؟ وہ کہیں گے ہم اپنے خلاف گواہی دیتے ہیں۔ اس دنیا کی زندگی نے اُنہیں دھوکے میں مبتلا کیے رکھا اور وہ خود اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے۔‘‘

اگر اللہ چاہتا تو ہر انسان کو مسلمان اور اپنا اطاعت گزار بنا لیتا اور جبراً اپنے احکام پر عمل کروا لیتا، مگر اُس نے ایسا کرنا پسند نہ کیا۔ اُس نے ہر انسان کو اختیار دے دیا کہ جو چاہے پسند کرے اور اپنائے۔ اُس نے انسانیت کی ہدایت کے لیے انبیاء علیہم السلام کو بھیجا مگر انسانوں کو انہیں قبول کرنے اور ان کی پیروی کرنے پر مجبور نہ کیا۔ انسان کو اس معاملے میں اپنی پسند کا اختیار دے دیا گیا۔ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَءَامَنَ مَن فِى ٱلْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ۚ أَفَأَنتَ تُكْرِهُ ٱلنَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا۟ مُؤْمِنِينَ ﴿٩٩﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَن تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَيَجْعَلُ ٱلرِّجْسَ عَلَى ٱلَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٠٠﴾ ﴾ (یونس: ١٠/ ٩٩۔١٠٠)

’’اور اگر تمہارا رب چاہتا تو رُوئے زمین پر موجود تمام لوگ اُس پر ایمان لے آتے۔ پس (اے محمد ﷺ!) کیا آپ لوگوں کو مجبور کر دیں گے کہ وہ مومن ہو جائیں؟ اللہ کے حکم (مرضی) کے سوا کوئی ایمان نہیں لا سکتا اور وہ اُن لوگوں پر گندگی اور خباثت مسلط کر دیتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے۔‘‘

قرآنِ کریم میں ایک اور مقام پر خالق کائنات نے فرمایا:

﴿وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ ٱلنَّاسَ أُمَّةً وَٰحِدَةً ۖ وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ﴿١١٨﴾ إِلَّا مَن رَّحِمَ رَبُّكَ ۚ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۗ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ ٱلْجِنَّةِ وَٱلنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١١٩﴾﴾ (هود: ۱۱/ ۱۱۸-۱۱۹)

''اور اگر تمہارا رب چاہتا تو تمام بنی نوع انسان کو ایک اُمّت بنا دیتا۔ مگر وہ اختلاف سے باز نہیں آئیں گے سوائے اُس شخص کے جسے تمہارے ربّ نے اپنی رحمت سے نوازا۔ اور اسی مقصد کے لیے اُس نے انہیں پیدا کیا اور تمہارے ربّ کا وعدہ پورا ہوا کہ یقیناً میں جہنّم کو جنوں اور انسانوں سے بھر دوں گا۔''

یہ بات اللہ تعالیٰ کے ارادے کے خلاف ہے کہ اپنی کسی مخلوق کو گمراہ کر دے کیونکہ نبیِ اکرم ﷺ کی ایک معروف حدیث کے مطابق:

«كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ»

''ہر بچہ دینِ فطرت پر پیدا ہوتا ہے مگر اُس کے والدین اُسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔''[1]

اس سلسلے میں انسانیت کی تخلیق اور اس کی پرورش کرنے والا ربّ کریم فرماتا ہے:

﴿وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ إِذْ هَدَىٰهُمْ حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُم مَّا يَتَّقُونَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿١١٥﴾﴾ (التوبة: ۹/ ۱۱۵)

''اور اللہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ نہیں کرتا جب تک کہ وہ ان پر یہ بات واضح نہ کر دے کہ وہ کن چیزوں سے اجتناب کریں۔ بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔''

اس کے برعکس وہ ان لوگوں سے خوش ہوتا ہے جو حق کی پیروی کرتے ہیں اور بُرائی سے خود بھی رکتے ہیں اور دوسروں کو بھی منع کرتے ہیں۔ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿رَّضِىَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا۟ عَنْهُ﴾ (التوبة: ۹/ ۱۰۰)

---

① صحيح البخاري، الجنائز، باب ماقيل في أولاد المشركين، حديث: 1385

”اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔“

اور فرمایا:

﴿ إِنَّ ٱللَّهَ ٱشْتَرَىٰ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَٰلَهُم بِأَنَّ لَهُمُ ٱلْجَنَّةَ ﴾ (التوبة: ٩/ ١١١)

”بے شک اللہ نے مومنین سے اُن کی جانیں اور اُن کے مال جنت کے عوض خرید لیے ہیں۔“

پس جو لوگ نیک عمل کرتے ہیں اور اللہ اور اُس کے رسول کریم ﷺ نے جن باتوں سے منع فرمایا اُن سے گریز کرتے ہیں، انہیں خوشحالی عطا ہوگی اور اُن کا ٹھکانا جنت میں ہوگا۔ ان کے مقابل جنھوں نے دین کو نظر انداز کر دیا اور بھٹک گئے اور ایسے کام کیے جن سے اللہ اور اُس کے رسول نے اُنہیں منع فرما دیا تھا تو اُن کی سزا جہنّم کی آگ ہے اور اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسلام کی تعلیمات کی پیروی کیوں کی جائے جبکہ دوسرے مذاہب بھی موجود ہیں۔ اسلام کی تمام دوسرے مذاہب پر فضیلت اس لیے ہے کہ دوسرے سب ادیان و مذاہب کو اللہ نے باطل قرار دے کر اسلام کو انسانیت کے لیے سب سے بہتر ضابطۂ حیات بنا کر بھیجا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ هُوَ ٱلَّذِىٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلْهُدَىٰ وَدِينِ ٱلْحَقِّ لِيُظْهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْمُشْرِكُونَ ﴿٩﴾ ﴾ (الصف: ٦١/ ٩)

”وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اسے تمام دوسرے ادیان پر غالب کر دے خواہ مشرکین کو یہ کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔“

تکمیل دین کی بابت فرمایا:

﴿ ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِى وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلْإِسْلَٰمَ دِينًا ﴾ (المائدة: ٥/ ٣)

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور

میں نے اسلام کو تمہارے لیے بطور دین پسند کیا ہے۔''

نتیجہ یہ نکلا کہ ہر قوم' ملک اور دور کے لوگوں پر اسلام کی پیروی کرنا واجب ٹھہرا کیونکہ یہ دین جب تمام انسانیت کے لیے ہے اور اس کے پیغمبر کو پیغمبرِ انسانیت قرار دے کر اور تمام مخلوق کے لیے سراپا رحمت اور خاتم النّبیین بنا کر بھیجا گیا تو کسی دوسرے نبی کا دَور یا مذہب باقی نہ رہا۔

اگر کوئی آپ کی رسالت کو نہ مانے اور اللہ کے اس دین کی پیروی نہ کرے جو آپ لے کر آئے ہیں تو یہ نہ صرف آپ سے بغاوت ہے بلکہ خالقِ کائنات سے بغاوت ہوگی جس نے آپ کو ہدایت اور سچا دین دے کر مبعوث کیا اور پوری دنیا کے لیے آخری نبی بنا کر بھیجا۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے:

﴿ وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ ٱلْإِسْلَٰمِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى ٱلْءَاخِرَةِ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿٨٥﴾ ﴾ (آل عمران: ۳/ ۸۵)

''اور جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے تو اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔''

اللہ عزوجل کا ارادہ یہ ہے کہ اسلام کو دوسرے تمام ادیان و مذاہب پر غالب کر دیا جائے اور مستقبل کا دین اسلام ہی ہوگا کیونکہ یہ دین فطرت اور اللہ کا دین ہے۔

اسلامی تاریخ کا تقریباً ہر طالب علم یہ بات جانتا ہے کہ جب نبیٔ اکرم ﷺ نے توحید کی تبلیغ شروع کی تو آپ کے پیروکاروں کی تعداد مٹھی بھر تھی' مگر آپ کی بے پناہ مساعی اور استقامت سے تعداد وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہزاروں تک جا پہنچی۔ اس بات میں ذرا سا بھی شک و شبہ نہیں کہ جب 9 ذوالحجہ 10 ہجری کو آپ ﷺ نے اپنے آخری حج کے موقع پر خطبہ حجۃ الوداع ارشاد فرمایا' وہاں ایک لاکھ چوالیس ہزار سے زیادہ اہلِ ایمان کا عظیم الشان اجتماع تھا۔

تمام دوسرے ادیان و مذاہب پر فوقیت کے باعث اسلام ہی آج دنیا میں سب سے زیادہ تیزی سے پھیل رہا ہے۔ ہمارے محترم بھائی احمد دیدات فرماتے ہیں:

''مندرجہ ذیل اعداد وشمار اور تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام دنیا کا سب سے زیادہ تیزی سے پھیلنے والا دین ہے۔نصف صدی کے عرصے میں عیسائیت کے تمام فرقوں اور مسلکوں میں مجموعی طور پر 138 فیصد اضافہ ہوا جبکہ اہل اسلام میں اضافہ ناقابل یقین حد تک 235 فیصد ہوا۔اس بات کی تصدیق ہوگئی ہے کہ امریکہ اور برطانیہ میں اسلام سب سے زیادہ تیزی سے پھیلنے والا دین ہے۔کہا جاتا ہے کہ برطانیہ میں مسلمانوں کی تعداد میتھوڈسٹ (Methodists) عیسائیوں کی تعداد سے زیادہ ہے۔ان اعداد وشمار سے اسلام کے پیروکاروں کی روز افزوں تعداد واضح نظر آتی ہے اور یہ پتہ چلتا ہے کہ اسلام دوسرے سب ادیان و مذاہب کو زیر کر کے اُن پر غالب آجائے گا۔''

عربی میں لفظ ''دین'' کے لغوی معنیٰ ''طرزِ حیات'' کے ہیں۔ یہ سب ادیان پر خواہ وہ ہندو مت ہو، بدھ مت ہو، یہودیت ہو، کمیونزم یا کوئی اور اِزم ہو، سب پر غالب آ کر رہے گا۔اللہ کے دین کا یہی مقدر ہے۔نیچے دی ہوئی تعداد 1934ء سے 1984ء تک مختلف مذاہب کے پیروکاروں کی تعداد میں اضافے کی شرح کو ظاہر کرتی ہے:

عیسائیت .... 138 فیصد اضافہ

بُدھ مت .... 63 فیصد اضافہ

ہندومت .... 117 فیصد اضافہ

یہودیت .... 4 فیصد کمی

اسلام .... 235 فیصد اضافہ [1]

حال ہی میں مختلف اخبارات و جرائد میں شائع شدہ رپورٹوں کے مطابق دین اسلام کی مقبولیت کی موجودہ صورت حال کچھ یوں ہے:

---

① 'دی چوائس' (The Choice) از احمد دیدات' 1993ء 1/132-134

''اسلام پوری دنیا میں پھیل چکا ہے کیونکہ دنیا کا کوئی ملک بھی ایسا نہیں جہاں کوئی نہ کوئی مسلمان آباد نہ ہو۔''

''اسلام کی اشاعت کے نتیجہ میں مسلمان معاشرے اور مسلمان اقلیتیں اب کئی علاقوں میں آباد ہیں اور ایک ایسی قوت کی حیثیت اختیار کر چکی ہیں جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ حقیقتِ حال یہ ہے کہ دنیا میں 40 فیصد سے زائد مسلمان اقلیتوں کے طور پر رہتے ہیں۔

مغرب میں اسلام کا مستقبل مسلمان قوم کے مستقبل کو بالخصوص اور انسانیت کے مستقبل کو بالعموم متاثر کرے گا کیونکہ اسلام یورپی ممالک کا دوسرا سب سے زیادہ وسعت پذیر دین بن چکا ہے۔''[1]

''اسلامی کانفرنس کی تنظیم (OIC) کی ایک رپورٹ کے مطابق دنیا کی آبادی 5 بلین (5/ارب) ہے اور اس میں سے 1.2 بلین (ایک ارب 20 کروڑ) مسلمان ہیں جو دنیا کی آبادی کا 23.2 فیصد بنتے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ 389 ملین (38 کروڑ 90لاکھ) مسلمان ان ممالک میں رہ رہے ہیں جو اسلامی کانفرنس کے رکن نہیں ہیں۔ اس تعداد میں وہ مسلمان بھی شامل ہیں جو غیر مسلم ممالک میں اقلیتوں کی حیثیت سے رہتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق بالفاظ دیگر دنیا کا ہر پانچواں شخص مسلمان ہے۔ رپورٹ میں یہ توقع ظاہر کی گئی ہے کہ 2000ء تک دنیا کی آبادی 6 بلین (6/ارب)، تک اور مسلمانوں کی تعداد 1.611 بلین تک پہنچ جائے گی جو دنیا کی کل آبادی کا 26.85 فیصد ہوگی۔ یہ توقع بھی ظاہر کی جاتی ہے کہ غیر مسلم ممالک میں آباد مسلمان باشندوں کی تعداد تقریباً 500 ملین (50 کروڑ) ہو جائیگی۔''[2]

---

① ریاض ڈیلی، 16 جون 1995ء، ص:7

② دنیا کی آبادی اس دوران میں 6ارب سے بڑھ چکی ہے اور اس میں مسلمانوں کی تعداد ایک ارب 40 کروڑ سے زیادہ ہے۔ (م ف)

لندن سے IINA کی رپورٹ کے مطابق ''ندوۃ الشباب العالمی الاسلامی یا ورلڈ اسمبلی آف مسلم یوتھ (WAMY) کے سیکریٹری جنرل ڈاکٹر مانع سعید جہنی نے بتایا ہے کہ تقریباً 400 ملین مسلمان (40 کروڑ یعنی دنیا کی کل مسلمان آبادی کا ایک تہائی) دنیا کے مختلف غیر مسلم ممالک میں اقلیتوں کی حیثیت سے رہتے ہیں۔''[1]

امریکہ میں اسلام قبول کرنے والوں کی شرح کے بارے میں مسٹر سمیع باغل (Sami Baaghil) کا کہنا ہے: ''ایک اندازے کے مطابق ہر سال تقریباً 50,000 امریکی اسلام قبول کرتے ہیں۔ ایڈسن (Edson) کی طرح ان میں سے اکثریت افریقی امریکی ہیں۔ نیو یارک کی نیشنل کونسل آف اسلامک افیئرز کے ترجمان محمد مہدی کہتے ہیں کہ ان میں سے کئی لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جب اُن کے آباء واجداد کو یہاں لا کر بسایا گیا تو اُس وقت وہ مسلمان تھے۔''[2][3]

مندرجہ بالا رپورٹ سے ہم نے دیکھ لیا کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں اسلامی عبادات پر کوئی پابندی عائد نہیں اور مذہبی معاملات میں مسلمانوں کو آزادی حاصل ہے۔ اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے مسٹر وارن کرسٹوفر (Mr. Warren Christopher) نے کہا:

''ریاستہائے متحدہ امریکہ اسلام کو دشمن مذہب نہیں سمجھتا۔ امریکہ اسلام کا احترام کرتا ہے اور اس بات کی تردید کرتا ہے کہ اسلام سے کوئی ضروری یا بنیادی تنازع یہاں موجود ہے۔ اس مذہب کی روایات ہماری بہترین روایات کے مطابق ہیں۔''[4]

---

[1] ریاض ڈیلی' 13 جنوری 1995ء ص:7

[2] اس کی تصدیق سیاہ فام امریکی مصنف الیکس ہیلے کی کتاب The Roots (جڑیں) سے بھی ہوتی ہے۔ وہ اپنے آباء واجداد کا کھوج لگاتا ہوا مغربی افریقہ کے مسلم ملک گیمبیا پہنچا اور اس مسلم قبیلے میں گیا جس کے کنتا نامی ایک نوجوان کو دو اڑھائی سو برس پہلے یورپی گورے اغوا کر کے غلام بنا کر امریکہ لے گئے تھے اور وہی الیکس ہیلے کا جدّ امجد تھا۔ (م-ف)

[3] سعودی گزٹ' 13 فروری 1995ء

[4] عرب نیوز' 2 نومبر 1994ء ص:12

ایک اور رپورٹ کے مطابق امریکی فوج کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے 44 زیر تربیت افراد کو اسلام کی بنیادی باتوں کی تعلیم دی جاتی ہے۔ امریکی جیلوں میں بھی یہی صورتِ حال ہے۔ اسلامی لٹریچر (کتب و جرائد) کی تقسیم کے علاوہ قیدیوں کو اسلام پر لیکچر بھی دیے جاتے ہیں۔[1]

سعودی گزٹ کو ارسال کردہ ایک خصوصی رپورٹ میں مسٹر سمیع باغل لکھتے ہیں:

''بلینڈن بورو نارتھ کیرولینا (Blandenboro N.C.) میں قصّاب قرآنِ حکیم کے اصولوں کے مطابق بکرے ذبح کرتے ہیں اور فورٹ مونموتھ نیوجرسی (Fort Monmouth N.J) میں فوج کا ایک کپتان امریکہ کی تاریخ میں پہلا مسلمان امام ہے۔'' صحیح تعداد کا کسی کو علم نہیں کہ دنیا کی تقریباً ایک بلین مسلم آبادی میں سے کتنے مسلمان یہاں رہتے ہیں۔ سب سے معتبر اندازہ یہ ہے کہ یہاں تقریباً 50 لاکھ مسلمان آباد ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ اگلی صدی کی ابتدا ہی میں مسلمانوں کی تعداد امریکہ کے 60 لاکھ یہودیوں سے بڑھ جائے گی، اور اس طرح اسلام امریکی قوم کا دوسرا سب سے بڑا مذہب ہو جائے گا۔''[2] [3]

جہاں تک برطانیہ کا تعلق ہے تو اخبار ''ریاض ڈیلی'' میں دیے گئے اعداد و شمار کے مطابق برطانیہ اور آئرلینڈ میں تقریباً 20 لاکھ مسلمان ہیں۔ ان میں سے ایک تہائی بچے اور 1/5 نوجوان ہیں۔ برطانیہ میں 1000 سے زائد مساجد اور سیکڑوں اسلامی ادارے ہیں۔[4]

ایک اور رپورٹ میں اخبار ''ریاض ڈیلی'' لکھتا ہے: ''برطانیہ میں تقریباً 15 لاکھ مسلمان

---

[1] ریاض ڈیلی، 20 جنوری 1995ء، ص: 7

[2] تازہ ترین اطلاعات کے مطابق امریکہ (USA) میں مسلمانوں کی تعداد یہودیوں سے بڑھ کر 70 لاکھ کے لگ بھگ ہو چکی ہے۔ (م ف)

[3] سعودی گزٹ، 17 /اکتوبر 1994ء ص: 10

[4] ریاض ڈیلی، 14 /اپریل 1995ء ص: 2

ہیں جن میں سے ایک اندازے کے مطابق 20000 نومسلم ہیں۔ برطانیہ میں اسلام کو سب سے زیادہ تیزی سے پھیلتا ہوا دین سمجھا جاتا ہے۔ برطانیہ میں مسلمان برادری زیادہ تر پاکستان، بنگلہ دیش اور بھارت سے آنے والے مسلمانوں پر مشتمل ہے لیکن مشرقِ وسطیٰ، قبرص، ترکی اور جنوبی ایشیا سے آئے ہوئے مسلمانوں کے علاوہ یہاں برطانوی نژاد نومسلم بھی خاصی تعداد میں موجود ہیں۔"[1]

روس کی 9 ریاستوں (ری پبلکس) اور خود مختار علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔

"تقریباً 6 کروڑ مسلمان روس کی مختلف ریاستوں میں رہتے ہیں مگر بیرونی دنیا اُن کے بارے میں بہت کم جانتی ہے۔ روس میں کل 16 ریاستیں ہیں۔[2] کمیونسٹ انقلاب کے وقت آٹھ ریاستوں میں مسلمانوں کی اکثریت تھی لیکن مختلف ریاستوں میں اُن کی تعداد مختلف تھی۔ روس میں مسلمان اکثریت والے علاقے درج ذیل ہیں:

- ازبکستان
- تاجکستان
- آذربائیجان
- آرمینیا اور جارجیا
- قزاقستان
- کرغیزیہ
- تاتار اور باشکیر
- کاکیشیا (قفقاز)
- کریمیا"[3]

---

① ریاض ڈیلی، 14 اپریل 1995ء، ص: 2

② دسمبر 1991ء میں سوویت یونین (روس) کی شکست وریخت سے پہلے اشتراکی روس (USSR) 16 نہیں بلکہ 15 ریاستوں پر مشتمل تھا جن میں سے 6 یعنی ازبکستان، تاجکستان، آذربائیجان، ترکمانستان، قزاقستان اور کرغیزیہ مسلم اکثریتی ریاستیں تھیں جبکہ آٹھ یعنی آرمینیا، جارجیا، یوکرائن، مالڈووا، بائیلورس، ایسٹونیا، لتھوانیا اور لیٹویا غیر مسلم تھیں۔ دسمبر 1991ء میں 6 مسلم اور 8 غیر مسلم ریاستیں روس کے قبضے سے آزاد ہوگئیں۔ سوویت یونین کے مسلم اکثریت والے "خودمختار" علاقوں میں سے کریمیا اب یوکرائن میں شامل ہے جبکہ تاتارستان، باشکیریہ اور قفقاز (داغستان، چیچنیا، انگوشتیا، اوسیتیا) کے مسلم اکثریتی علاقے ہنوز روس کے تسلط میں ہیں۔ چیچنیا نے اکتوبر 1991ء میں اپنی آزادی کا اعلان کردیا تھا مگر روس کی پوٹن حکومت نے فوجی یلغار کر کے فروری 2000ء میں اس کی آزادی پھر سلب کر لی اور چیچن مجاہدین اب پھر آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ (م-ف)

③ دی سٹریٹ پاتھ، فروری/مارچ 1990ء

فرانس میں مسلمانوں کی آبادی اور قبول اسلام کی شرح فرانسیسی وزیر داخلہ کے بیان کے مطابق درج ذیل ہے:

''فرانس میں لاکھوں مسلمان ہیں اور اُن کی اکثریت اپنے دینی فرائض اور دستور پر عمل پیرا ہے۔ میں اس دینِ الٰہیہ کا مخالف نہیں ہوں بلکہ اس کے برعکس اسلام کو معاشرے میں استحکام کا ایک عنصر سمجھتا ہوں اور مجھے افسوس ہے کہ میرا اپنا مذہب (عیسائیت) اسلام سے کم فعّال ہے۔ میں مسلمانوں کو اُن کی مذہبی سرگرمیاں آزادی سے ادا کرتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں۔'' (یہ باتیں فرانسیسی وزیر داخلہ چارلس پاسک (Charles Pasque) نے جامعۃ الازہر کے علماء کو فرانس آنے کی دعوت دیتے ہوئے کہیں جبکہ وہ فرانس میں اسلام کی صورتِ حال کی وضاحت کر رہے تھے۔)[1]

''فرانس میں مسلمان کل آبادی کا تقریباً 7 فیصد ہیں جبکہ غیر سرکاری اعداد وشمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں سے 38 فیصد مسلمان پیرس اور اُس کی نواحی بستیوں میں رہتے ہیں۔''[2]

اٹلی میں مسلمانوں کی تعداد اور حیثیت حیرت انگیز ہے۔ مسٹر فلپ پلیلہ (Mr.Philip Pullella) روم سے لکھتے ہیں:

''اگرچہ یہ بات اٹلی کے کیتھولک مذہب سے وابستہ لوگوں کے لیے اب بھی حیرت انگیز ہے، مگر اسلام بہر حال یہاں دوسرا سب سے بڑا مذہب بن چکا ہے۔ تقریباً 6 لاکھ 50 ہزار مسلمان اٹلی میں آباد ہیں جن میں سے کم از کم 85000 روم میں رہتے ہیں۔ مسلمانوں کے اپنے ذرائع کا کہنا ہے کہ اگر اس تعداد میں دوسرے ممالک سے آئے ہوئے غیر رجسٹرڈ شدہ مسلمانوں کو بھی شامل کر لیا جائے تو یہ تعداد دس لاکھ تک

① سعودی گزٹ، 13 نومبر 1994ء، ص:3

② ریاض ڈیلی، 16 جون 1995ء، ص:7

پہنچ سکتی ہے۔ اس کے مقابلے میں اٹلی میں یہودیوں کی تعداد صرف 35000 ہے جن میں سے 15000 روم میں رہتے ہیں۔''①

جرمنی میں مسلمانوں کے بارے میں حالیہ اعداد و شمار کے مطابق مسلمانوں کی آبادی 16 لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے۔ اس تعداد میں تقریباً 50 ہزار جرمن بھی شامل ہیں جو دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ مشرقی جرمنی میں بھی 7000 مسلمان رہتے ہیں۔ ②

مندرجہ بالا تمام اعداد و شمار سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ اسلام دنیا میں سب سے زیادہ تیزی سے پھیلنے والا دین ہے۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ دنیا بھر میں اسلامک سنٹرز' اسلامی ادارے' تنظیمیں اور دعوتی مراکز اسلام کی اشاعت کا کام بخوبی کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود اسلام کی مخالف قوتوں کا خطرہ موجود ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ (سابق) اسرائیلی وزیر اعظم اضحاک رابن (Yitzhak Rabin) نے اسرائیلی پارلیمنٹ ''کنیسٹ'' (Knesset) کی کمیٹی برائے امور خارجہ اور دفاع کو بتایا کہ اسلامی دنیا میں انتہا پسند انقلابیت ہماری قوم (یہودیوں) کی سالمیت کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ اگر اصل خطرہ کی تعریف کی جائے تو وہ خطرہ اسلامی انتہا پسندی کی لہر ہے۔ ③

جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں، اسلام دوسرے تمام ادیان پر غالب آ کر رہے گا (الصف: 9/61) کیونکہ اسلام کا پیغام تمام دنیا کے لیے ہے۔ (التکویر: 81/26-29) اور یہ وہی پیغام ہے جو پہلے انبیاء کو بھی دیا گیا تھا۔ (الزخرف: 43/44,45)

اختتام پر میں برادر محترم محمد امین سی' کیو (Muhammad Ameen C.Cave) اسلامک دعوہ کمیٹی' ندوۃ الشباب العالمی الاسلامی (WAMY) ریاض' سعودی عرب کا شکریہ ادا

---

① عرب نیوز' 21 جون 1995ء' ص: 12

② صراط مستقیم' برمنگھم۔ مئی 1991ء' ص: 37

③ واشنگٹن رپورٹ آن مڈل ایسٹ افیئرز' جون 1995ء' ص: 22

کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کا دیباچہ تحریر فرمایا۔ یہ حقیقت میں میرے لیے ایک اعزاز ہے کہ اپنی تمام تر مصروفیات اور ذمہ داریوں کے باوجود انہوں نے ایک شاندار اور فکر انگیز دیباچہ تحریر کیا۔

برادرم محمد امین 1934ء میں فلپائن کے ایک عیسائی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ اگرچہ آپ کے والد پروٹسٹنٹ اور والدہ رومن کیتھولک تھیں مگر آپ کو رومن کیتھولک چرچ میں بپتسمہ دلایا گیا۔ آپ تعلیمی اہلیت کے اعتبار سے بی اے ایل ایل بی ہیں۔ آپ نے 1984ء سے 1990ء تک تہامہ کنٹریکٹنگ کمپنی لمیٹڈ ریاض میں کام کیا۔ آپ یہودیت' عیسائیت اور اسلام کے بارے میں وسیع علم رکھتے ہیں۔ آپ 3 جون 1985ء کو دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے۔ اس وقت آپ ندوۃ الشباب العالمی الاسلامی یا ورلڈ اسمبلی آف مسلم یوتھ (WAMY) سے وابستہ ہیں اور اسلامی دعوہ کمیٹی کے فعال رکن ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ آپ اگست 1990ء سے دعوت اور تبلیغ کا کام کر رہے ہیں اور آپ کی مساعی جمیلہ کے نتیجے میں تین ہزار سے زائد لوگ اسلام قبول کر چکے ہیں۔ ان میں امریکی' انگریز' یورپی' ہندو' بدھ کے پیروکار اور تھائی لینڈ اور فلپائن کے لوگ شامل ہیں۔ برادرم محمد امین ورلڈ اسمبلی آف مسلم یوتھ کے جریدہ ''اسلامک فیوچر'' میں باقاعدگی سے مضامین لکھتے ہیں۔ اس جریدے میں آپ کے سلسلۂ مضامین بہ عنوان ''نبیٔ اکرم حضرت محمد ﷺ کی آمد کے بارے میں بائبل میں پیش گوئیاں'' سے آپ کو بہت شہرت ملی۔ اللہ عزّ وجل آپ کو اپنی رحمتوں اور عنایات سے نوازے۔

میں برادرم خلیل الرحمٰن اور برادرم پرویز عالم خان برکی کا ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھ سے تعاون کیا۔ میں دوسرے تمام احباب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مسوّدے کی تکمیل میں میری مدد فرمائی۔ اظہارِ تشکر کے چند الفاظ ڈاکٹر ایم ایم صدیقی کی قیمتی تجاویز کے لیے ان کی نذر نہ کرنا بھی ناانصافی ہوگی۔

آخر میں میں تہ دل سے برادرم عبدالمالک مجاہد کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہیں میں گزشتہ دو

عشروں سے جانتا ہوں۔ وہ نہ صرف نام کے مجاہد ہیں بلکہ اپنے کارہائے نمایاں سے خود کو کام کا مجاہد بھی ثابت کر چکے ہیں۔ وہ صحیح معنوں میں ''مردِ مجاہد'' ہیں۔ ایک مشہور و معروف عالمِ دین ہونے کے علاوہ انہوں نے اشاعتِ کتب کے میدان میں بھی بلند مقام حاصل کیا ہے۔ وہ اشاعت کے اسرار و رموز سے آشنا ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اپنی لامتناہی اور ان تھک کوششوں سے وہ اپنے نیک مقاصد ضرور حاصل کرلیں گے۔ میری تمام تر دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔

سب سے آخر میں میں یہ عرض کر دوں کہ میں تو اسلام کا ایک ادنیٰ سا خادم ہوں۔ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر گزار ہوں جس کی عطا کردہ صحت' قوت اور صبر واستقامت نے مجھے اپنے محترم بھائیوں کی خدمت میں یہ کتاب پیش کرنے کی توفیق عطا کی۔

﴿ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا ٱلْإِصْلَٰحَ مَا ٱسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِىٓ إِلَّا بِٱللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿٨٨﴾ ﴾ (ھود: ۱۱/ ۸۸)

''میں تو جہاں تک ہو سکے اصلاح چاہتا ہوں۔ اور مجھے ہدایت کی توفیق اللہ ہی کے فضل سے ہے۔ میں اُسی پر توکل کرتا ہوں اور اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔''

یہ اس سلسلے کی پہلی کتاب ہے جو بہ صد عجز محترم قارئین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ اس ضمن میں ہر مشورہ اور تجویز مستحسن سمجھی جائے گی۔

محمد حنیف شاہد

10 جولائی 1995ء

قرآن وحدیث میں ایمان کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَمَن يُرِدِ ٱللَّهُ أَن يَهْدِيَهُۥ يَشْرَحْ صَدْرَهُۥ لِلْإِسْلَٰمِ ۖ وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُۥ يَجْعَلْ صَدْرَهُۥ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِى ٱلسَّمَآءِ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ ٱللَّهُ ٱلرِّجْسَ عَلَى ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٢٥﴾ ﴾ (الأنعام: ٦/ ١٢٥)

''اللہ جس کسی کو ہدایت دینا چاہتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جس کو گمراہی پر برقرار رکھنا چاہتا ہے اس کے سینے کو بالکل تنگ کر دیتا ہے' گویا وہ آسمان کی طرف (نہایت مشکل سے) چڑھ رہا ہے۔ اللہ اسی طرح ان پر (حق سے فرار و نفرت کی) خباثت مسلط کر دیتا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَءَامَنَ مَن فِى ٱلْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ۚ أَفَأَنتَ تُكْرِهُ ٱلنَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا۟ مُؤْمِنِينَ ﴿٩٩﴾ ﴾ (یونس: ١٠/ ٩٩)

''اور اگر آپ کا رب چاہتا تو زمین پر جتنے لوگ بھی ہیں سب ایمان قبول کر لیتے۔ تو کیا آپ لوگوں پر زبردستی کر سکتے ہیں حتیٰ کہ وہ ایمان لے آئیں؟''

فرمان رب العالمین ہے:

﴿ قُلْ إِنَّ ٱللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِىٓ إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ ﴿٢٧﴾ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ ٱللَّهِ ۗ أَلَا بِذِكْرِ ٱللَّهِ تَطْمَئِنُّ ٱلْقُلُوبُ ﴿٢٨﴾ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَـَٔابٍ ﴿٢٩﴾ ﴾

(الرعد: ١٣/ ٢٧ـ٢٩)

''کہہ دو کہ اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہی پر برقرار رکھتا ہے اور اپنی طرف رہنمائی ان

لوگوں کی فرماتا ہے جو اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں، یاد رکھو اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اچھے عمل کیے ان کے لیے خوشخبری اور اچھا ٹھکانا ہے۔''

فرمان الٰہی ہے:

﴿ وَقُلِ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَن شَآءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ﴾
(الکهف: ۱۸/ ۲۹)

''اور کہہ دو: یہ حق ہے تمہارے رب کی طرف سے، پس جس کا جی چاہے ایمان لائے اور جس کا جی چاہے کفر کرے۔'' مزید فرمایا:

﴿ رُّبَمَا يَوَدُّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَوْ كَانُوا۟ مُسْلِمِينَ ﴿٢﴾ ﴾ (الحجر: ۱۵/ ۲)

''وہ وقت بھی ہوگا کہ کافر اپنے مسلمان ہونے کی آرزو کریں گے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لاَ يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الأُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَّلاَ نَصْرَانِيٌّ، ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ، إِلاَّ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ»

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اس امت کے یہودیوں اور نصرانیوں میں سے جو شخص بھی میرے بارے میں سنتا ہے پھر اس چیز پر ایمان لائے بغیر فوت ہو جاتا ہے جس کے ساتھ مجھے مبعوث کیا گیا ہے تو وہ شخص اہل جہنم میں سے ہے۔''[1]

❁ **رسول اللہ ﷺ کی آمد اور ایک یہودی کے قبول اسلام کا واقعہ:** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی جس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ بڑا دانا اور حکیم ہے اس کے

[1] (صحیح مسلم، الإیمان، باب وجوب الإیمان برسالة نبینا......الخ، حدیث: 153)

رسول اللہ ﷺ کے ذمے کچھ دینار تھے۔ اس نے جب اپنے قرض کی واپسی کا مطالبہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے یہودی! تمھیں دینے کے لیے میرے پاس اس وقت کچھ نہیں ہے۔'' اس نے کہا: اے محمد (ﷺ)! جب تک آپ مجھے نہیں دیں گے، میں آپ سے علیحدہ نہیں ہوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تب میں بھی تمھارے ساتھ بیٹھا رہوں گا۔'' چنانچہ آپ اس کے ساتھ بیٹھ گئے۔ نبیٔ کریم ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نماز بھی پڑھ لی۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اسے ڈرا دھمکا رہے تھے۔ نبیٔ اکرم ﷺ نے ان کے رویے کو بھانپ لیا (اور پوچھا:) ''تم اس کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہو؟'' وہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! ایک یہودی آپ کو روک رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے رب نے مجھے معاہد یا کسی اور پر ظلم کرنے سے منع کیا ہے۔'' جب دن چڑھا تو یہودی نے کہا: (أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ) ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں'' اور کہا کہ میری آدھی دولت اللہ کے لیے وقف ہے۔ جناب! میں نے آپ کے ساتھ جو سلوک کیا ہے وہ صرف اس لیے کیا ہے کہ تورات میں مذکور آپ کے ان اوصاف کو دیکھ سکوں کہ محمد بن عبداللہ ﷺ کی مکہ میں پیدائش، طیبہ کی طرف ہجرت، شام میں ان کی بادشاہت ہوگی، تندخو، ترش مزاج، بازاروں میں چکر کاٹنے والے، بدمزاج اور دھوکہ دینے والے نہیں ہوں گے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ میری جائداد ہے، اللہ نے آپ کو جس حکمت و دانائی سے نوازا ہے اس کے مطابق اس میں تصرف فرمائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس یہودی کے پاس بہت زیادہ دولت تھی۔[1]

---

[1] دلائل النبوة للامام البيهقي: 6/281-280 و مستدرك حاكم: 2/622، حدیث: 4242 امام ذہبی مستدرک میں اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ منکر ہے اور علامہ البانی نے اسے موضوع کہا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیں (الضعیفة، رقم الحدیث: 1795)

باب: اوّل

اسلامی عقائد اور تعلیمات کے بارے میں اسلام قبول کرنے والوں کے تاثرات

یہ سب خوش نصیب افراد اسلامک ریویو (IslamicReview) لندن سے خط کتابت کے ذریعے سے حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

میں اسلام کے لیے زندہ ہوں جو باعثِ نجات ہے

مجھے آپ[1] سے جو روحانی حوصلہ افزائی ملی، اس کے لیے بہت شکریہ۔ یہ حوصلہ افزائی میرے لیے بہت اہم ہے لیکن میں سب سے زیادہ اس بات پر آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے عظیم اسلامی برادری میں شمولیت کا شرف بخشا۔

مہربانی فرما کر مجھے اس محترم دوست کا نام بتا دیجیے جو میری دلی خواہش کے مطابق مجھے قرآنِ حکیم کا ایک نسخہ عطا کرنا چاہتے ہوں تاکہ میں ان سے اپنی ممنونیت کا اظہار کرسکوں۔ مادّہ پرست عیسائیت سے یہ پُرخلوص رویّہ کتنا مختلف ہے اور دنیا کو اسلام کی کتنی ضرورت ہے! میں عیسائیت کے اس ہولناک طبقاتی نظام کو ختم کرنا اپنا مقصدِ حیات سمجھتا ہوں جو آہستہ آہستہ میرے وطن کا گلا گھونٹ رہا ہے اور میں اسلام کے لیے زندہ ہوں جو کہ باعث نجات ہے۔[2]

[اے ایم ٹی - وٹرشیم سسیکس]
(A.M.T-Wittersham Sussex)

توحید مطلق پر ایمان لانے کے بعد حضرت محمد ﷺ میرے لیے مثالی کردار اور اسوۂ حسنہ ہیں

میرا اسلام قبول کرنا صرف اور صرف اللہ کی طرف سے ہدایت کا نتیجہ ہے۔ اس ہدایتِ الٰہی کے بغیر سچ کی تلاش کے لیے تمام تر علم اور عمل انسان کو گمراہ ہی کرسکتا ہے۔ جونہی میں اللہ کی وحدتِ کاملہ پر ایمان لایا، اس کے نبیٔ کریم حضرت محمد ﷺ میرے لیے مثالی کردار اور طرزِ عمل

---

① یہاں تخاطب مدیر اسلامک ریویو (Islamic Review) سے ہے۔
② اسلامک ریویو، ستمبر 1933ء، ج:21، ش:9، ص:306

کا نمونہ بن گئے۔ ①

[پروفیسر عبدالاحد داوُد بی ڈی]
(Prof-Abdul-Ahad Dawud,B-D)

اللہ اپنے نور کو مکمل کر کے رہے گا

میں رسالہ ریویو (Review) کی ایک کاپی کسی ایسے انگریز مرد یا خاتون کو بھجوانا چاہتا ہوں جو آپ کے علم کے مطابق اسلام سے دلچسپی رکھتے ہوں اور جُھوٹ کے وہ پردے ہٹانے میں حصہ دار بننا چاہتے ہوں جو دوسرے مذاہب کے لوگوں' بالخصوص عیسائی مبلغین نے ہمارے مقدس دین پر ڈال رکھے ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ ﴾ (الصف: ٦١/ ٨)

''وہ اللہ کے نور کو پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں۔مگر اللہ اپنے نور (دین) کی تکمیل ضرور کرے گا۔''

میں نے قبولِ اسلام کے بعد 40 برس دین اسلام میں گزارے ہیں۔ پہلا حج میں نے 1311 ہجری میں کیا۔اور مسلسل اپنے یورپی دوستوں کی رہنمائی کے لیے جھوٹ کے وہ پردے چاک کرتا رہا ہوں جو دشمنانِ اسلام نے ہمارے دین اسلام کے گرد دیواروں کی طرح کھڑے کر رکھے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اسلام کے ابتدائی دنوں ہی سے دوسرے مذاہب کے مبلّغین اس خوف میں مبتلا رہے ہیں کہ اگر ہمارے مقدس دین (اسلام) کی حقیقت منظر عام پر آ جائے تو بہت کم لوگ اُن اَدیان (مذاہب) پر قائم رہیں گے جن کی جگہ لینے کے لیے دین اسلام دنیا میں آیا۔ ②

[الحاج عبداللہ فاضل ولیم سن]
(Al-Haj Abdullah Fadhil Williamson)

---

① اسلامک ریویو فروری 1929ء ج:17 'ش:2 'ص:40

② اسلامک ریویو جون 1933ء ج:21 'ش:6 'ص:200,199

صرف اسلام ہی دنیا کو امن دے سکتا ہے

میں خلوصِ دل سے اپنے اُن تمام مسلمان بھائیوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنھوں نے میرے قبولِ اسلام پر مجھے خط اور ٹیلی گرام (تار) بھیج کر میری حوصلہ افزائی کی۔ ان کی نیک تمناؤں کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے مجھے الفاظ نہیں ملتے۔

گزشتہ جنگ (جنگ عظیم اوّل) کے دوران میں دنیا کو خون کی ندیاں عبور کرنا پڑیں۔ اس کے بعد میں تو یہ سمجھا تھا کہ امن اور خیر خواہی کا وجود ختم ہو گیا لیکن سات سمندر پار سے میرے بھائیوں نے میری طرف دوستی کے ہاتھ بڑھائے تو اس سے مجھے امید اور روحانی مسرّت کا پیغام ملا۔ اس سے میرے لیے یہ بات ثابت ہو گئی کہ صرف اسلام ہی دنیا کو امن دے سکتا ہے۔[1]

[سی ای عبداللہ آرچیبالڈ ڈبلیو ہیملٹن۔ سیلسے، سسیکس، برطانیہ، 8 جنوری 1924ء]
(C.E.Abdullah Archibald W.Hamilton, Selsey (Sussex) U.K.)

اسلام ایک بقعۂ نور ہے

روحانی معاملات میں سچ کی تلاش سے مجھے معلوم ہوا کہ اسلام ایک ایسا نور ہے جو شک اور بدگمانی کے اندھیروں کو مٹا دیتا ہے۔ یہ ایک ایسا دین ہے جو خالص اور دائمی سچائی کا ادراک عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی انسان سے محبت، اس کی حکمت اور عدل کا احساس دلا کر روح کو تسکین اور تقویت فراہم کرتا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے نور کو دور دراز علاقوں تک پہنچا دے اور اس دین کا امن ہر طرف چھا جائے۔ آمین[2]

[سی جی ایچ عبدالرحمٰن]
(C.G.H. Abdur-Rahman)

---

① اسلامک ریویو، فروری 1924ء، ج:12، ش:2، ص:77-78

② ایضاً، ص:78

اسلام دانشِ انسانی کی روحانی پیاس بجھاتا ہے

جمعہ 5 / اگست کو میں مشرف بہ اسلام ہوا اور اسلام کی عالمگیر برادری کا رکن بن گیا۔ قبول اسلام سے قبل میں عیسائیت کے کیتھولک فرقے سے وابستہ تھا۔ اس مذہب کی رسم پروری، کٹر نظریاتی تسلط اور نچلے درجے کی الوہیت پر فائز روحانی پیشواؤں (Saints) سے بیزار ہو کر میں کسی اور دین میں پناہ ڈھونڈنے پر مجبور ہو گیا۔ عیسائیت کے پروٹسٹنٹ، میتھوڈسٹ اور دوسرے فرقوں کو دیکھ کر میں پریشانی میں مبتلا ہو گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مذہب سے میری دلچسپی جاتی رہی لیکن اللہ تعالیٰ کی عبادت کے فطری شوق نے مجھے عیسائیت کے تصوّف کے مطالعے کی طرف راغب کر دیا۔ اس سے مجھے کچھ تسکین تو ملی لیکن متصوفانہ روحانیت کا عقل و دانش سے تصادم مجھے اچھا نہ لگا، کیونکہ میں عقلِ سلیم کی تسکین بھی چاہتا تھا۔ خوش قسمتی سے میرا رابطہ جناب عبدالرحمٰن اور کچھ دوسرے مسلم احباب سے ہوا جنہوں نے میری گزارش پر تمام دستیاب اسلامی لٹریچر مجھے فراہم کر دیا۔ میں غیر ارادی طور پر اسلام کے بنیادی اصولوں سے اتنا متاثر ہوا کہ میں نے بڑی تندہی سے اسلام کا مطالعہ شروع کر دیا اور اس کی تعلیمات کا اُن تعلیمات سے موازنہ کرنے لگا جو قبولِ اسلام سے قبل مجھے حاصل ہوئی تھیں۔ بالآخر میں اس مبارک نتیجے پر پہنچا کہ حضرت محمد ﷺ نے جس دین کی تبلیغ فرمائی وہی دین اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمت و الوہیت کا صحیح ادراک عطا کرتا ہے اور وہی شعورِ انسانی کی روحانی پیاس بجھاتا ہے۔[1]

[ابوبکر بیوموں بنجمن، سابق راڈرک لیوفرک بیوموں بنجمن]

(Abu Bakr Beaumont-Benjamin, Formerly Roderick Leofric Beaumont Benjamin)

① اسلامک ریویو، جنوری، فروری: 1933ء، ج: 21، ش: 2-1، ص: 26، 27

قرآنِ حکیم میں سب کے لیے واضح ہدایت موجود ہے جو محض متصوفانہ بحث نہیں بلکہ عقل کے معیار پر بھی پوری اترتی ہے

[مسٹر احمد اے ایلن (Mr.Ahmad A.Allan) اپنے والد کی وفات سے چند ہفتے بعد نیوزی لینڈ میں پیدا ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد آپ کو انگلینڈ لا کر وہاں کے پرائیویٹ سکولوں میں تعلیم دلوائی گئی۔ اکلوتا بچہ ہونے کی وجہ سے آپ کو اپنے حال پر چھوڑ دیا گیا۔ سکول کے زمانے میں آپ کو مطالعہ کا شوق لاحق ہوا تو ہر قسم کی کتابیں پڑھنا آپ کا معمول بن گیا۔ اسی زمانے میں جارج سیل (George Sale) کے ترجمۂ قرآنِ حکیم کا نسخہ آپ کے ہاتھ لگا تو اسے پڑھ کر آپ بہت متاثر ہوئے اور اس کم سنی میں بھی آپ پر عیسائیت کے علمبرداروں کی منافقت آشکار ہوگئی اور آپ اس سے متنفر اور بیزار ہو گئے۔ اگلے چند سالوں میں آپ نے قرآنِ حکیم کا مفصّل مطالعہ کیا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ اس کتابِ حکیم میں سب کے لیے واضح ہدایت موجود ہے جو محض فلسفیانہ بحث نہیں بلکہ عقلِ سلیم کو بھی مطمئن کرتی ہے۔ قرآنِ حکیم پر بہترین تبصرہ یہ ہوسکتا ہے کہ اس کے مفہوم کو سمجھانے اور اس کی وضاحت کرنے کے لیے کسی معلم کی ضرورت نہیں پڑتی، بلکہ یہ اپنا مفہوم خود ہی سمجھا دیتا ہے، لہٰذا حق اور ہدایت کے طلب گاروں کو چاہیے کہ وہ ذہن کو تعصّبات سے خالی کر کے اس کا مطالعہ کریں۔] (مدیر: اسلامک ریویو)

مسٹر احمد اے ایلن کہتے ہیں:

''یہ نہ سمجھا جائے کہ میں کسی دین سے منحرف ہو رہا ہوں کیونکہ بچپن میں مجھے کوئی مخصوص دینی تعلیم نہیں دی گئی۔ سکول میں انجیل اور دیگر صحائف روز مرّہ کے اسباق میں شامل تھے مگر ان کی تعلیم پر خصوصی توجہ نہیں دی جاتی تھی۔ میں یہ اس لیے کہہ رہا ہوں کہ مذہب تبدیل کرنے والوں کو بالعموم شک اور نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے بالخصوص عثمانی ترک انہیں قابلِ اعتماد نہیں سمجھتے۔

بچپن ہی سے میں نے اپنی کوئی تصویر نہیں بنوائی، کیونکہ مجھے یہ کام خلافِ قانون (شریعت) لگتا تھا۔ میں نے کبھی کسی مخصوص عقیدے کی پیروی نہیں کی۔ میں یہ سمجھتا

ہوں کہ بچپن میں مجھے کبھی کبھار معاشرتی وقار کی خاطر گرجا گھر (چرچ) بھیجا جاتا تھا مگر مجھے ان رسمی عبادات سے فطری طور پر سخت نفرت تھی کیونکہ وہاں جو کچھ میں سنتا تھا وہ سب میری سمجھ سے بالاتر تھا۔''①

[احمد اے ایلن- برطانیہ]
(Ahmad A.Allan- U.K)

مثالی رسول ﷺ

میں نے کتاب مثالی رسول ﷺ (The Ideal Prophet) پڑھی اور اس سے میرے ذہن میں موجود وہ تمام شکوک وشبہات ختم ہو گئے جو اسلامی تعلیمات میں عورت کی حیثیت' بنی نوع انسان سے محبت اور بہت سی دوسری چیزوں کے بارے میں تھے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی ممالک میں جان بوجھ کر ان باتوں کو غلط معانی پہنائے جاتے ہیں۔
میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سیدھے راستے پر چلنے کی ہدایت دینے کے لیے نبی کریم ﷺ کے دین کے بارے میں تجسس عطا کر دیا۔ اب میں عیسائی نہیں رہا۔ میرا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں' اور حضرت محمد ﷺ اس کے رسول ہیں۔ آج سے میں مسلمان ہوں۔ ②

[بی عارفین عثمان- مے پین' جمیکا' ویسٹ انڈیز]
(B.Arifeen Usman-May Pen, Jamaica)

میرے دل و دماغ کئی سال سے مسلمان ہیں

میں خلوصِ دل سے ایک سچا مسلمان بننا چاہتا ہوں۔ کئی سال سے میرے دل و دماغ میں

① اسلامک ریویو' ستمبر 1931ء' ج:19' ش:9' ص:344
② اسلامک ریویو' نومبر 1932ء' ج:20' ش:11' ص:361

ایمان اور اسلام موجود ہے۔ میں آرتھر سی ہیمنڈ ولد جی ہیمنڈ (Arthur C. Hammond, son of G.Hammond) اپنے اس بیان کے ذریعے سے ایمان داری اور خلوص کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں کہ میں اپنی آزادانہ مرضی سے اسلام قبول کر رہا ہوں اور میں اللہ واحد کی عبادت کرتا ہوں اور حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا بندہ اور رسول سمجھتا ہوں اور تمام انبیائے کرام حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کو برابر احترام کا مستحق سمجھتا ہوں اور اللہ کی توفیق سے ایک مسلمان کی حیثیت سے زندگی بسر کروں گا۔ ①

[آرتھر سی ہیمنڈ - ممباسا' کینیا]

(Arthur C.Hammond-Mombasa)

اسلام کے معنی ''امن وسلامتی'' کے ہیں

اسلام سے مراد خالق اور مخلوق سے پر امن تعلق ہے۔ احکام الٰہی کے تحت انسانوں سے بھلائی کرنا ایک نیک نصب العین ہے جو انسان کے دل و دماغ کو مطمئن کرتا ہے۔ ②

[چارلس عبداللہ گارنر]

(Charles Abdullah Garner)

میں دین کے پانچوں ارکان پر ایمان رکھتا ہوں

میں دین اسلام کے پانچوں ارکان پر ایمان رکھتا ہوں۔ مجھے یہ ایمان اسلامی لٹریچر کے گہرے مطالعہ سے نہیں بلکہ عقلی تفکر کے توسط سے حاصل ہوا ہے۔ چرچ کا عقیدہ مجھ سے تثلیث پر ایمان لانے کا تقاضا کرتا ہے۔ عیسائی چرچ کا کوئی بھی پادری تین خداؤں پر ایمان رکھنے کا اعتراف نہیں کرتا۔ کسی بھی پادری نے تثلیث کی ماہیت کے حوالے سے میرے سوالات کا تسلی بخش جواب دیا نہ کوئی پادری مجھے اس بات کا قائل کر سکا کہ تثلیث کی عبادت کفر

---

① اسلامک ریویو' ستمبر 1933ء' ج:21' ش:9' ص:307

② اسلامک ریویو' نومبر 1926' ج:14' ش:11' ص:397

پر قائم رہنے کے مترادف نہیں' چنانچہ چند سال پہلے میں نے گرجے کی عبادت میں شریک ہونا چھوڑ دیا تھا۔

میں مذہبی کتب (بائبل) کی لفظی تشریح پر یقین نہیں رکھتا جیسا کہ پیوریٹن مسیحی یقین رکھتے ہیں۔ انہیں انسانوں نے لکھا تھا جو بلاشبہ روحانی جذبے سے معمور تھے مگر وہ آپ اور مجھ جیسے انسان ہی تھے۔ ان کتابوں کے غلط ترجمے ہوئے ہیں اور ان میں غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں اور ہم ان (تحریف شدہ) کتابوں اور خود اپنے ضمیر سے رہنمائی لینے پر مجبور ہوتے ہیں۔

میں دعا پر یقین رکھتا ہوں کیونکہ اس طرح انسان اپنے ضمیر کو رہنمائی کے لیے اللہ کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔[1]

[ڈی بی- اولڈ سارم' ولٹس]
(D.B.Old Sarum, Wilts)

صرف شریعت محمدی عالمی امن وآشتی کی ضامن ہے

میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ اسلام اور اس کے رسول کے بارے میں میرے نظریات رسالہ اسلامک ریویو (Islamic Review) نے یکسر تبدیل کر دیے ہیں۔ چند ماہ قبل میرا خیال تھا کہ نبیٔ کریم ﷺ نے بزور شمشیر تبلیغِ دین کی اور غلامی کی وکالت کی۔ مگر اللہ کا شکر ہے کہ اب مجھے حق نظر آ گیا ہے۔ اب مجھے پختہ یقین ہے کہ دنیا میں امن کی واحد ضمانت حضرت محمد ﷺ کا سچا دین ہے۔[2]

[ٹی یو ڈینیئل- غینٹ' بلجیم]
(T.U.Daniell-Ghent, Belgium)

مجھے قرآنِ حکیم کی بلیغ زبان متاثر کرتی ہے

مجھے اپنے قبولِ اسلام کے بارے میں لکھ کر بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ میں اپنی ابتدائی

---

① اسلامک ریویو' نومبر 1933ء' ج:21' ش:11' ص:393 ② ایضاً' ص:392

عمر میں بھی عقیدۂ تثلیث کے متعلق تأمل میں تھا۔ میں یہ نہیں سمجھ سکتا تھا کہ اللہ جل جلالہٗ اس زمین پر (عام انسانوں کی طرح) بیٹا پیدا کرسکتا ہے۔ میں رب تعالیٰ کو ہمیشہ دسترس سے باہر اور قادرِ مطلق سمجھتا تھا۔ مجھے عیسائیت کے تمام انبیاء علیہم السلام سے محبت ہے اوران کا احترام بھی کرتا ہوں کیونکہ انہوں نے مشکلات میں ثابت قدم رہ کر اپنے اپنے علاقوں میں دین حق کی تبلیغ کی۔ مجھے ایک عجیب سی بے چینی محسوس ہوتی تھی اوراس کی وجہ سے میرے معاملات نہ سدھر سکے۔

اب میں نے تقریباً نصف سورۃ البقرہ پڑھ لی ہے۔اس کلامِ مقدس میں جو بات مجھے بہت زیادہ متاثر کرتی ہے وہ اس کی بلاغتِ لسانی اور اللہ کی عظمت کا ثبوت ہے جسے قرآن کریم بار بار پیش کرتا ہے۔ [1]

[داود کووان- ڈنڈی' سکاٹ لینڈ' برطانیہ]

(Da`ud Couan-Dundee, Scotland, U.K.)

قرآن بلاشبہ وحیِ الٰہی ہے

قرآن حکیم بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کی ہدایت کے لیے نازل کیا گیا۔ [2]

[ڈیوڈ (عمر) نکلسن]

(David (Omer) Nicholson)

مسلمان ہونا روئے زمین پر سب سے بڑی اورمرغوب نعمت ہے

میں ہمیشہ مسجد میں نماز کے اوقات میں آنے والوں کے خشوع وخضوع سے متاثر ہوا جوکہ میرے عیسائیت کے سابق تجربے سے بہت مختلف تھا۔ اسلام کے بارے میں کتابوں کے

① اسلامک ریویو' اکتوبر 1933ء' ج:21' ش:10' ص:360

② اسلامک ریویو' جولائی 1926ء' ج:14' ش:7' ص:287

مطالعہ اور پرانی کتابوں کی ایک دکان سے قرآنِ حکیم کا انگریزی ترجمہ خرید کر پڑھنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ مسلمان ہونا نعمتِ عظمیٰ ہے جس کی خواہش انسان روئے زمین پر کر سکتا ہے۔ اسلام کا عقیدہ وسعتِ ظرف کا حامل' صاف ستھرا اور خالص من جانب اللہ ہے' ورنہ اسلام اس طرح آسانی سے فروغ نہ پاتا۔ قرآن حکیم کا جو ترجمہ میرے پاس ہے وہ عزت مآب جے ایم راڈول (Rev.J.M.Rodwell) نے کیا ہے۔ میرے خیال میں ترجمہ تو درست ہے مگر سورتوں کو خلط ملط کر دیا گیا ہے اور باریک لکھائی میں مترجم کے وضاحتی بیانات سے تنگ نظری اور ہمارے نبیٔ اکرم ﷺ کے خلاف تعصّب جھلکتا ہے۔ [1]

[ارنسٹ جے بروملے- پورٹ سی' پورٹس ماؤتھ' برطانیہ]
(Earnest J.Bromley-Portsea, Portsmouth, U.K.)

میں قصّے کہانیوں پر مبنی دین سے اُکتا گیا ہوں

[مسٹر ارنسٹ لِنچ (Mr.Ernest Linich) کو مسٹر آر ای واکر (Mr.R.E.Walker) نے اسلام سے روشناس کرایا' جنھوں نے 1930ء میں اسلام قبول کیا تھا۔ مسٹر واکر لکھتے ہیں کہ یہ نوجوان گزرے ہوئے زمانے کے قصّے کہانیوں پر مبنی دین سے بیزار ہے۔ اُسے اپنے کردار کی تعمیر کے لیے ایک ٹھوس بنیاد چاہیے۔ یہ ٹھوس بنیاد اُسے عیسائیت میں نہ مل سکی لہٰذا اُس نے اسلام قبول کر لیا۔ (مدیر)]

مسٹر ارنسٹ لِنچ نے یہ علانیہ اقرار کیا: ''میں ارنسٹ لِنچ ولد فرانز لِنچ (Ernest Linich son of Franz Linich) ایمان داری اور خلوص کے ساتھ اپنی آزادانہ مرضی سے یہ اقرار اور اعلان کرتا ہوں کہ میں نے اسلام کو بطور دین اپنا لیا ہے۔ میں صرف اور صرف اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرتا ہوں اور حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا بندہ اور رسول مانتا ہوں' نیز میں تمام انبیاء' حضرت ابراہیم' حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام وغیرہم کا برابر احترام کرتا ہوں اور اللہ

[1] اسلامک ریویو' جنوری' فروری: 1933ء' ج:21' ش:2'1' ص:29'30

کی توفیق سے میں اسلامی طرزِ حیات پر زندگی گزاروں گا۔ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ[1]

[ارنسٹ لنچ]

(Ernestlinich)

اسلام پیغام اتحاد ہے

آپ نے پوچھا ہے کہ کیا میں کوئی اسلامی نام پسند کروں گا؟ کیوں نہیں؟ یقیناً میں اسلامی نام ہی پسند کروں گا۔ میرے خیال میں نام ''محمد'' بہت مناسب رہے گا کیونکہ یہ ہمیشہ اُس محترم شخص کی یاد دلاتا رہے گا جو بشارتیں لے کر آیا۔ میرے قبولِ اسلام کی وجوہ درج ذیل ہیں:

(ا) لاشعوری طور پر میں ہمیشہ مسلمان ہی رہا ہوں لیکن میں برسوں اپنے سماجی بائیکاٹ کے خوف سے نکلنے کی کوشش کرتا رہا ہوں۔ اللہ کا شکر ہے کہ یہ خوف اب رکاوٹ نہیں رہا۔

(ب) اسلام ایک وحدت ہے جس نے نسلی امتیازات کو کامیابی سے ختم کر کے انسانیت کو اس طرح یکجا اور ہم آہنگ کر دیا ہے کہ کوئی اور مذہب ایسا نہیں کر سکا۔

(ج) اس کی عبادات رنگا رنگ نہیں ہیں' پھر بھی ان میں ایک حسن اور وسعت ہے اور یہ نرگس کے پھولوں کی طرح روح کو معطر و سیراب کرتی ہیں۔

(د) انسان کے خلوص کی آزمائش کے لیے اسلام حج کا تقاضا کرتا ہے اور اس کے ذریعے سے اسے ایک اطمینان بخش تجربہ فراہم کرتا ہے کیونکہ اس میں انسان تھوڑا سا دے کر بہت کچھ حاصل کر لیتا ہے۔[2]

[ارنسٹ ٹی ڈبلیو بلیک مور]

(Ernest T.W.Blackmore)

---

[1] اسلامک ریویو' فروری 1931ء' ج:19' ش:2' ص:41

[2] اسلامک ریویو' جون 1933ء' ج:21' ش:6' ص:201

اسلامی عبادات سادگی اور وقار کی مظہر ہیں

آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ مجھے یہ جان کر کتنی خوشی ہوئی کہ اسلام ایک ایسا دین ہے جس کی عبادات کسی بھی وقت ادا کی جا سکتی ہیں اور ان میں اتنی سادگی اور وقار ہے کہ انسان ان عبادات کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر ایک عجیب سی مسرت محسوس کرتا ہے۔[1]

[جی فٹز جیرالڈ لی]
(G.Fitzgerald Lee)

اسلام دنیا کے مسائل حل کر سکتا ہے

ہندوستان میں قیام کے دوران میں میرا مسلمانوں سے ملنا جلنا رہا۔ میں نے انہیں مذہبی اور دنیوی ہر دو لحاظ سے بے حد وفادار پایا جس کے نتیجے میں' میں نے عیسائیت اور اسلام کا موازنہ کیا تو یہ معلوم ہوا کہ اسلام دنیا کے مسائل حل کرنے کی زیادہ صلاحیت کا حامل ہے اور عیسائیت کی نسبت یہ انسان کی روحانی ضروریات کی بہتر طور پر تکمیل اور تشفی کرتا ہے۔[2]

[جی ایچ ایف۔ساؤتھ سی ہینٹس]
(G.H.F-Southsea Hants)

اسلام ایک صاف ستھرا اور صحیح العقیدہ دین ہے

عیسائیت کے کئی بنیادی اصولوں سے عدم اطمینان کے باعث میں نے قرآنِ حکیم کا مطالعہ کیا۔ اسلام ایک صاف ستھرا اور صحیح العقیدہ دین ہے اور انسان کی نجات کو (نعوذ باللہ) اللہ عزوجل کے کسی بیٹے کی قربانی سے وابستہ کرنے کی بجائے فرائض کی ادائیگی پر منحصر

① اسلامک ریویو' جون 1927' ج:15' ش:6' ص:185

② اسلامک ریویو' اگست:1933' ج:21' ش:8' ص281

ٹھہراتا ہے۔ ①

[جیوٹی ٹائیلر]

(Geo T.Tyler)

اسلام ایک زبردست قوت ہے

میں نے قرآنِ حکیم کا ایک نسخہ خریدا۔ اسے پڑھنا شروع کیا اور عرب دوستوں سے (اسلام کے موضوع پر) بات چیت کی تو مجھے اسلام کی زبردست قوت کا احساس ہوا اور میں نے اسلام قبول کرلیا۔ ②

[ایچ پی فلشر احمد]

(H.P.Flisher Ahmad)

اسلام واحد مثالی' فطری اور حقیقی دین ہے

میں نے مذہب کے اصل مفہوم کو سمجھنے کے لیے اپنے ضمیر اور دلی جذبات کا بغور جائزہ لیا ہے لہٰذا اب میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ایک اہم نکتہ جو میری سمجھ میں آیا وہ یہ ہے کہ دنیا بھر میں عیسائی مذہب جس شکل میں اس وقت موجود ہے' وہ سراسر منافقت پر مبنی ہے۔

پہلی بات یہ ہے کہ عیسائیت میں وحدت کا عنصر بالکل نہیں پایا جاتا۔ بے شمار فرقے ہیں اور اُن کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے۔ اس وقت پوری عیسائیت ایک بناوٹی اور خود ساختہ مذہب ہے اور چرچ کا عوام الناس کی بھاری اکثریت پر کوئی اختیار نہیں۔ برطانیہ کا مذہب معاشرتی حیثیت پر مبنی ہے اور لوگ سماجی حیثیت کے حصول اور اسے برقرار رکھنے کے لیے چرچ جاتے ہیں۔

اسلام کے حیرت انگیز اور خوبصورت دین نے میرے ذہن کو جو وسعت عطا کی ہے وہ میں

---

① اسلامک ریویو' دسمبر 1926ء' ج:14' ش:12' ص:487

② اسلامک ریویو' فروری 1928ء' ج:16' ش:2' ص:41

الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ یہ مثالی دین فطری اور حقیقی دین لگتا ہے۔ میرے خیال میں یہ کہنا ضروری نہیں کہ میں نے اس دین کو مکمل طور پر اپنا لیا ہے اور میں بے حد مسرت کے ساتھ عظیم اسلامی برادری میں شامل ہونے کی اجازت چاہتا ہوں۔ [1]

[حامی الدین ہیرس]
(Hamiy uddin Harris)

نبی کریم ﷺ نے دنیا کو وہ علمی شاہکار دیا جو سائنس سے متصادم نہیں

مغربی دنیا اسلام کی بیش بہا خوبیوں کو تسلیم کرنے اور تہذیب وتمدن اور سائنس کے فروغ میں مسلمانوں کے کردار کو سمجھنے میں تذبذب کا شکار رہی ہے' حالانکہ وہ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی احسان مند ہے جنہوں نے تہذیب وتمدن اور سائنس کو ترقی کی بنیاد فراہم کی۔ آج دنیا سب سے بڑھ کر تمام نبیوں کے سردار حضرت محمد ﷺ کی ممنونِ احسان ہے جنہیں اللہ نے کمال حکمت ودانش سے نوازا تھا۔ اس وقت اسلام واحد توحید پرست دین ہے۔ اس میں نہ تو مقدسین (Saints) کی کوئی قطار شامل ہے اور نہ تثلیث (تین میں ایک اور ایک میں تین یا 3=1 اور 1=3) جیسی بجھارت ہے۔ یہ وہ دین ہے جس نے تعصّب اور عدمِ برداشت کی ہر یلغار کا کامیابی سے مقابلہ کیا ہے۔ یہ پوری توجہ سے مطالعہ کا مستحق ہے اور اس پر عمل کرنے سے ہم آہنگی' امن اور اخلاقیات جیسی اعلیٰ اقدار حاصل ہوتی ہیں۔

یورپ کے ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ لائبریرین نے یہ ثابت کیا ہے کہ اس وقت صرف عہد نامۂ جدید (New Testament) کے ایک لاکھ پچاس ہزار سے زائد مسلّمہ متن موجود ہیں۔ ان میں سے درست کون سا ہے؟ اس سوال کا جواب ممکن نہیں۔ مگر اس لحاظ سے مسلمانوں کو کسی ایسے پریشان کن مسئلے کا سامنا نہیں۔ قرآن کا صرف ایک ہی متن ہے۔ دوست یا دشمن کوئی بھی اس کی مسلّمہ حیثیت کو تسلیم کرنے سے انکار نہیں کر سکتا۔

---

[1] اسلامک ریویو' اپریل: 1922' ج:10' ش:4' ص:190' 191

اسی طرح اگر ہم مذاہبِ عالم کے تمام بانیوں کی خوبیوں کا تقابلی مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ تصورات و خیالات کی بھول بھلیوں میں گم ہوئے نہ اپنی فضیلت پر تکبّر کیا بلکہ انسانوں میں ایک عام انسان کی سی زندگی بسر فرمائی' اپنی تعلیمات پر خود عمل کر کے دکھایا اور اپنے پیروکاروں میں کردار کے اس معیار پر پورا اترنے کا جذبہ پیدا فرمایا۔ آپ بظاہر ناخواندہ تھے، پھر بھی دنیا کو سب سے بڑی اور عظیم کتاب دے گئے جو سائنس سے متصادم نہیں اور بائبل میں مذکور بے سروپا اور نفرت انگیز قصے کہانیوں سے بھی پاک ہے۔ ①

(ہیری ای ہائنکل)

(Harry E.Heinkel)

اسلام کی تعلیمات اور ان پر عمل کرنے سے مجھے مکمل اطمینانِ قلب حاصل ہوا

میں سالہا سال تک عقلیت' مابعد الطّبیعیات ' سائنس' فلسفہ اور مختلف عیسائی فرقوں کے نظریات کے وسیع مطالعے کے بعد اسلام تک پہنچا۔ وہ تمام نظریات اور ''اِزم'' جن کا مطالعہ میں کر چکا تھا' مختلف اور مخصوص شخصی نقطہ ہائے نظر پیش کرتے تھے۔ پہلی نظر میں تو وہ زندگی اور موت (اور آخرت) کے اہم ترین مسائل کا اطمینان بخش حل پیش کرتے دکھائی دیے مگر تنقیدی نظر سے دیکھا تو وہ موت کے بعد زندگی کے تسلسل کا کوئی ثبوت پیش نہ کر سکے۔ ان تمام نظریات کی فلسفیانہ دلدل سے مجھے نکالنے کا سہرا اسلام ہی کے سر ہے جسے میں نے ذاتی تحقیق سے دریافت کیا۔ میرے خیال میں اسلام پر میری تحقیق نے مجھے انسان کی جسمانی موت کے بعد کی بقا کا حتمی ثبوت فراہم کر دیا ہے اور عقیدۂ آخرت کے بارے میں الحادی نظریات کو اسی طرح باطل کر دیا ہے جس طرح اسلام نے عیسائیت کے جنت پر بلا شرکتِ غیرے دعووں کو باطل ثابت کیا ہے۔ جب مجھے یہ یقین ہو گیا کہ انسان موت کے بعد جسمانی حیات کا تسلسل

① اسلامک ریویو' جولائی 1933ء' ج:21' ش:7' ص:240' 241

برقرار رکھ سکتا ہے تو مجھے ایسے مذہب کی ضرورت محسوس ہونے لگی جو قرونِ وسطیٰ کے فلسفہ سے آزاد ہو۔ الغرض مجھے ایک ایسا دین مطلوب تھا جو فطرت اور کائنات کے مظاہر کی عقلی توضیحات پر پورا اترے اور مجھے وہ دین اسلام کی تعلیمات اور ان پر عمل کی صورت میں نصیب ہو گیا جس سے میرے تمام شکوک وشبہات اور بے اطمینانی ختم ہوگئی۔ [1]

[ہنری سینڈ باخ - مولڈ فلنٹ' ویلز' برطانیہ]

(Henry Sandbach-Mold Flint, Wales, U.K.)

مجھے وہ حقیقی سکون اور نعمت مل گئی جس کا میں متلاشی تھا

بچپن میں میری تربیت جرمنی کے مذہبی مصلح مارٹن لوتھر (Martin Luther) کے عقیدے کے مطابق کی گئی مگر جب میں بڑا ہوا تو مجھے وہ حقیقی سکون اور نعمت میسر نہ آ سکی جو میں چاہتا تھا۔ میں اعلیٰ چرچ آف انگلینڈ بھی گیا مگر وہاں بھی میرا مطلوب مجھے نہ مل سکا۔ پھر بالآخر مجھے محمد عالم جیسی حیرت انگیز شخصیت ملی جو ایک قابلِ تعریف انسان اور ہماری قوم کے عظیم روحانی معالج ہیں۔ میں خلوصِ دل سے جناب محمد عالم کا ممنون ہوں کہ اُنہوں نے مجھے راہِ حق دکھائی۔ میری بیٹی ایفی حلیمہ شوَرت (Effie Halimah Schwerdt) نے تین سال قبل اسلام قبول کیا اور اب جنوبی آسٹریلیا کے شہر ایڈیلیڈ (Adelaide) میں مقیم ہے۔

(یہاں ہم مسٹر شوَرت کا بیان نقل کرتے ہیں جس میں وہ یہ اعلان کرتے ہیں:)

میں ہنری شورت (عمر 74 سال) ولد رابرٹ شورت (Henry Schwerdt son of Robert Schwerdt) ساکن جنوبی آسٹریلیا اپنے اس بیان کے ذریعے سے اپنی مرضی سے ایمان داری اور خلوص کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں کہ میں نے دین اسلام قبول کرلیا ہے۔ میں اللہ واحد کی عبادت کرتا ہوں اور حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا بندہ اور رسول مانتا ہوں اور میں حضرت ابراہیم' حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ و دیگر انبیاء علیہم السلام کا برابر احترام کرتا ہوں اور اللہ کی

[1] اسلامک ریویو' جنوری 1932ء ج:20' ش:1' ص:1

توفیق سے مسلمان کی حیثیت سے زندگی بسر کروں گا۔

[لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ] ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔''[1]

[ہنری شوَرٹ۔ایڈیلیڈ' جنوبی آسٹریلیا]

(Henry Schwerdt-Adelaide, South Australia)

قرآن کلامِ الٰہی ہے

حُسن اور حکمت سے بھرپور کتاب قرآنِ حکیم کو غور وفکر سے پڑھنے والا کوئی بھی شخص متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ قرآن حکیم کا سب سے نمایاں وصف یہ ہے کہ کوئی بھی ترجمہ کرنے والا اس کے مفہوم و معانی میں اُس طرح کا ذرا سا ردّ و بدل بھی نہیں کر سکتا جیسا کہ دوسری کتابوں میں دیکھنے میں آتا ہے۔ دیارِ مشرق کے سب مسلمان قرآنِ حکیم کو اس کے متن کے مطابق سمجھتے ہیں' اس سے محبت کرتے ہیں' اس کا احترام کرتے ہیں اور اسے کلامِ الٰہی مانتے ہیں۔ قرآن کے بارے میں ایک اور قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ آج تک کوئی انسان ایسی تحریر نہیں لکھ سکا جو اس کے حسن' فلسفہ اور سادگی کی برابری کر سکے۔ یہ اگرچہ خاصا ضخیم ہے مگر چھوٹے چھوٹے لڑکے بھی اسے بخوبی زبانی یاد کر لیتے ہیں جبکہ کوئی اور چھوٹی سی کتاب بھی اس طرح زبانی یاد نہیں کی جا سکتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی بھی کتاب انہیں قرآن کی طرح متاثر نہیں کر سکتی۔

تلاوت شروع کرنے کے بعد اس قرآن کا مطالعہ ترک کر دینا کسی بھی مسلمان کے لیے ناممکن ہے کیونکہ یہ کتاب خوبصورت اور دلوں میں ولولہ پیدا کرنے والی ہے اور اس میں سچ کے سوا اور کچھ بھی شامل نہیں۔

میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا نہیں مانتا' البتہ یہ تسلیم کرتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ

---

[1] اسلامک ریویو' جنوری 1937ء' ج:25' ش:1' ص:1

کی طرح حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ علیہما السلام بھی اللہ کے رسول تھے۔ ①

[جے ایچ ڈی]
(J.H.D)

راست بازی اور عقلی بنیاد اسلام کا خاصہ ہے

22 اگست کو مجھے اپنی زندگی کے ایک نہایت خوشگوار لمحے کا تجربہ نصیب ہوا جب میں دائرۂ اسلام میں داخل ہوگیا۔ میں تقریباً ایک سال سے یہ قدم اُٹھانے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اس عرصے میں میں نے اسلام کا اچھا خاصا مطالعہ کرلیا۔ اسلام کی جس بات نے سب سے پہلے میرے ذہن کو متاثر کیا وہ اسلام کی سادگی، صاف گوئی اور عقلی بنیاد تھی۔

اکثر شام کو میں گھوڑے پر سوار ہو کر مصر کی نہروں کے کنارے سیر کرتے ہوئے رُک کر لوگوں کو مخصوص سادہ انداز میں عبادت کرتے دیکھتا۔ عبادت گزار انسان کی لگن دیکھ کر انسان بہت متاثر ہوتا ہے کہ یہ شخص خود کو اللہ سے براہِ راست ہم کلام سمجھ کر اس کی عبادت کر رہا ہے۔

رفتہ رفتہ مجھے یہ احساس ہوا کہ میں اُن نظریات پر عمل پیرا نہیں رہ سکتا جن کے مطابق میری پرورش اور تربیت کی گئی تھی۔ ②

[کیپٹن جلال الدین ڈیوڈسن]
(Captain Jalaluddin Davidson)

اسلام مجھے دلی طور پر متاثر کرتا ہے

اسلام کی خوبیاں جو خاص طور پر مجھے متوجہ کرتی ہیں، وہ یہ ہیں: توحید، فرقہ بندی سے پاک

① اسلامک ریویو، اپریل، مئی 1924ء، ج:12، ش:4، 5، ص:183
② اسلامک ریویو، نومبر 1919ء، ج:7، ش:11، ص:393

معاشرہ اور پادریوں کے تسلط کا خاتمہ۔ ①

[جیمز ای سٹوکس]

(James E.Stookes)

اسلام سچا دین ہے

میں پہلے پہل 1917ء میں ایک مسلمان مبلّغ کی تقریر سن کر اسلام کی طرف متوجہ ہوا۔ اس خطاب نے عیسائیت پر میرے یقین کو پاش پاش کر دیا۔ اب میں اسلام کو سچا دین سمجھتا ہوں۔
میں اپنی بیوی کو قبولِ اسلام پر آمادہ کرنے کی پوری پوری کوشش کر رہا ہوں۔ بدقسمتی سے وہ رومن کیتھولک فرقے کی پیروکار ہے، مگر مجھے یقین ہے کہ اللہ کے فضل سے میں بالآخر اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ ②

[جان فشر۔ نیوکیسل آن ٹائین، برطانیہ]

(John Fisher-Newcastle-on-Tyne, U.K)

اللہ کا پسندیدہ دین

قرآن حکیم کے بعض غیر مستند ترجمے سستے داموں مل جاتے ہیں اور میرے پاس ایک ایسا ترجمہ ہے جس پر خلافِ اسلام حواشی درج ہیں جن میں یہ کہا گیا ہے کہ نبیٔ اکرم ﷺ نے عیسائی راہبوں سے تعلیم حاصل کی۔
مجھے یہ بیان کر کے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ اگرچہ میری بیوی نے ابھی تک کیتھولک مذہب کو ترک نہیں کیا لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر اسے کسی مسلمان مبلّغ کا ایک ہی خطبہ سنوا دیا جائے تو وہ مکمل طور پر مذہب تبدیل کر لے گی۔ میرے لیے یہ بات بڑی اہم ہے کہ میرے دونوں بیٹے

---

① اسلامک ریویو، ستمبر 1926ء، ج:14، ش:9، ص:317

② اسلامک ریویو، فروری 1934ء، ج:22، ش:2، ص:55

جب بڑے ہونگے تو وہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین کی پیروی کر سکیں گے۔ ①

[جان فشر۔ نیوکیسل' آن ٹائین' برطانیہ]
(John Fisher-Newcastle-on-Tyne, U.K)

اسلام نے میرے ضمیر کو مطمئن کر دیا

چند ہفتے بغور مطالعہ کے بعد میں قرآنِ حکیم کا بائبل سے موازنہ کرنے کے قابل ہو گیا۔ اس تقابل سے یہ واضح ہو گیا کہ مجھے نبیٔ اکرم حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے کیونکہ یہی میرے ضمیر کا تقاضا ہے۔

نبیٔ اکرم ﷺ کے پُرخلوص دین اور سادگی سے میں بہت متاثر ہوا ہوں اور اپنے ضمیر کو مطمئن کرنے کے لیے میں ہر حال میں حضرت محمد ﷺ کی پیروی کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ آپ کی تعلیمات میں کوئی بات صیغۂ راز میں نہیں رکھی گئی۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی واضح انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ مجھے امید واثق ہے کہ جب میں ویلز (Wales) میں اپنی قوم کے لوگوں کے پاس واپس جاؤں گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے اُن لوگوں کی آنکھیں کھولنے اور اُن کو گمراہی کی تاریکی سے نکالنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ ②

[ڈی ایچ جونز]
(D.H.Jones)

نبیٔ کریم ﷺ نے اخلاقیات کے ایک مثالی نظام کے تحت حیاتِ طیبہ گزاری

ادھیڑ عمر کو پہنچ کر جو شخص اپنا مذہب تبدیل کرے یقیناً اُس کے پاس اپنی زندگی کے اس

---

① اسلامک ریویو' اپریل 1935ء' ج:23' ش:4' ص:109

② اسلامک ریویو' اکتوبر 1931' ج:19' ش:10' ص:382

انتہائی اہم اقدام کا معقول جواز ہوتا ہے۔

میں اس بات پر یقین نہیں کر سکتا کہ کسی نظام اخلاق کو ایسی غیر معمولی اور غیر فطری باتوں سے چار چاند لگ جاتے ہیں جو عوام الناس کے تصوّر کے لیے تو پرکشش ہوں مگر عقل کے معیار پر پوری نہ اترتی ہوں' لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش' تثلیث اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مبینہ طور پر مصلوب ہونے کے بعد دوبارہ زندہ ہو جانے کے عقائد کے بارے میں عیسائیوں کی روایات اُن لوگوں کے لیے غیر ضروری اور ناپسندیدہ ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ کمال کو اپنی حیثیت منوانے کے لیے کسی تشہیر کی ضرورت نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں بائبل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کا تاریخی ثبوت کہاں ہے؟ کیا یہ انوکھی بات نہیں کہ تاریخ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہزاروں سال پہلے کے واقعات بھی تیقن سے پیش کرتی ہے لیکن اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مشابہت رکھنے والے ایک فرد کا ذکر سرسری اور انتہائی مبہم طور پر کیا گیا ہے۔ اس بات کے حق میں خاصے دلائل دیے جا سکتے ہیں کہ عہد نامۂ جدید محض اندھے اعتقاد پر مبنی ہے۔

اسلام میں کسی کے لیے کوئی امتیاز نہیں۔ ہر رنگ اور ہر قوم کے مسلمان اس ریاکارانہ تفاخر کے بغیر یکجا ہوتے ہیں جس سے عیسائی علماء بھی نہیں بچ سکے۔ مسلمان امیر ہوں یا غریب اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان کے باعث ممتاز اور منفرد ہیں۔

نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم دی کہ دنیوی چیزیں کوئی اہمیت نہیں رکھتیں۔ مزید برآں آپ نے ہمیں جنت کی راہ دکھائی۔ آپ نے ایک ایسے ضابطۂ اخلاق کے مطابق زندگی بسر کی جو ہمیشہ مقبول عام اور پسندیدہ رہا نیز اللہ تعالیٰ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خالق کے پیغام پر عمل کر کے دکھا دیا۔

مسلمانوں کے لیے یہ بات باعثِ افتخار ہے کہ اُن کے عقیدے میں کوئی مافوق الفطرت یا انتہائی تعجب خیز بات شامل نہیں اور جب اسلام اور مسلمانوں کی سادگی اور اللہ کے بالمقابل انسان کی بے بسی پر غور کرتا ہوں تو مجھے اس بات پر فخر محسوس ہوتا ہے کہ میں دائمی نبوت کے حامل

نبی اکرم ﷺ کا پیرو کار رہوں۔ ①

[اے کین]
(A.Kane)

اسلام عقل اور خلوص پر مبنی دین ہے

میں خلوص سے عاری اور رہبانیت پر مبنی دین سے بے حد بیزار ہوں۔ اس کے نظریات کراہت آمیز اور اس کے مبلّغ نفرت انگیز ہیں۔ میرا دماغ کسی زیادہ معقول اور خالص دین کا تقاضا کرتا ہے اور میرا ضمیر کہتا ہے کہ (اسلام کی شکل میں) مجھے ایسا دین مل گیا ہے۔ ②

[لیونیل ایش ورتھ-لندن]
(Lionel Ashworth-London)

اسلام میں سب کچھ موجود ہے

گذشتہ چند ہفتوں میں مجھے قرآنِ حکیم کا جو نسخہ اور دیگر اسلامی لٹریچر موصول ہوا ہے، میں اس سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔

اسلام میں مجھے وہ سب کچھ مل گیا ہے جو مجھے مطلوب تھا مگر عیسائیت میں اس کا نشان تک نہیں تھا۔ اسلام سے متعارف ہونے سے پہلے میرے عقائد مبہم تھے، غالباً اس لیے کہ میں نے ان پر مناسب حد تک غور نہیں کیا تھا۔ آپ نے میری رہنمائی ایسے دین کی طرف کی ہے جو مجھے ہر پہلو سے مکمل لگتا ہے۔ ③

[ٹی ایچ میکبارکلی-کلونٹارف، ڈبلن، آئرلینڈ]
(T.H.McC Barklie- Clontarf, Dublin, Ireland)

① اسلامک ریویو، اکتوبر 1930ء، ج:18، ش:10، ص:345
② اسلامک ریویو، ستمبر 1931ء، ج:19، ش:9، ص:342
③ اسلامک ریویو، اگست:1933ء، ج:21، ش:8، ص:280

مجھے یقین ہے کہ اسلام میں سب اہم باتیں موجود ہیں جو یہ ظاہر کرتی ہیں کہ عیسائیت ایک نامکمل دین ہے

بچپن سے بلوغت تک عیسائیت میں تربیت پانے اور اس مذہب کے جملہ عناصر سے واقفیت رکھنے کے باعث مجھے یہ یقین ہے کہ اسلام اُن تمام اہم باتوں پر محیط ہے جن سے یہ پتہ چلتا ہے کہ عیسائیت ایک نامکمل مذہب ہے۔ جب میں نے روزانہ مسلمانوں کو پاک صاف ہو کر نماز پڑھتے اور اپنے خالق کے سامنے سجدہ ریز ہوتے دیکھا تو میرا یقین پختہ ہو گیا' مجھے اسلام کی جانب کشش محسوس ہوئی اور میں اسلامی کتابیں پڑھنے لگا جن کا مطالعہ بالآخر میرے لیے نبیؐ اکرم ﷺ کا دین قبول کرنے کا باعث بنا۔ ①

[محمد مصطفیٰ کولی - باتھرسٹ' گیمبیا]

(Muhammad Mustapha Colley-Bathurst, Gambia)

اسلام کا عالمگیر تصورِ انسانیت

اسلام کا تصور اتنا ہی وسیع ہے جتنی کہ بذات خود انسانیت اور یہ دین اُن کافرانہ عقائد سے پاک ہے جو عیسائیت کی بنیاد ہیں' مثلاً کفارہ' نجات اور نجات دہندگی۔ یہ سمجھنا ہمارے شعور کی توہین ہے کہ عہدِ جاہلیت سے مستعار لیے گئے توہّمات اور قصّے کہانیوں کو اپنی نجات کے ضامن سمجھ لیں۔ میں نے اسلام پر جو کتابیں پڑھی ہیں اب وہ اپنے دوستوں تک پہنچا رہا ہوں تاکہ اُنہیں بھی حق کی وہ روشنی نظر آ سکے جس سے اب تک اُن لوگوں کو محروم رکھا گیا۔ ②

[عمر علی آر ٹی ڈوبسن - لندن]

(Omer Ali R.T.Dobson-London)

① اسلامک ریویو' نومبر' دسمبر 1938ء' ج:26' ش:11' 12' ص:401

② اسلامک ریویو' مارچ 1929ء' ج:17' ش:3' ص:81

تثلیث پر میرا کبھی یقین نہیں رہا۔اسلام بے مثال رواداری سکھاتا ہے

گزشتہ چند سالوں سے میں چرچ آف انگلینڈ سے بتدریج دور ہوتا گیا اور اس کے نظریات کے متعلق میں نے بہت سوچ بچار کی اور آخر اس نتیجہ پر پہنچا کہ وہ سب فضول ہیں۔ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انسانی تصور کے سوا کسی اور چیز پر یقین نہ کر سکا لہٰذا میں تثلیث پر ایمان نہ رکھ سکا اور میں نے اسلام قبول کر لیا۔

اسلام دوسرے مذاہب کے معاملے میں بے مثال رواداری سکھاتا ہے۔ نہ صرف ان مذاہب کے بانیوں کا احترام کرنے پر اصرار کرتا ہے بلکہ ان مذاہب پر ایمان لانا بھی ضروری قرار دیتا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ ایک تنگ نظر کٹر ہندو، یہودی یا عیسائی تو نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام نہیں کرتا مگر مسلمان اگر حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ علیہما السلام کا احترام نہ کرے تو اُس کا ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے۔اسی طرح دوسرے بانیانِ مذاہب کو برا بھلا کہنے سے روکا گیا ہے۔[1]

[سر عمر ہیوبرٹ رینکن - ویلنگٹن]

(Sir Omer Hubert Rankun-Wellington)

اسلام کی وسیع الذہن تعلیمات میرے قبولِ اسلام کا سبب بن گئیں

اسلام کی وسیع الذہن تعلیمات نے مجھے قرآنِ حکیم کے گہرے مطالعہ پر آمادہ کیا اور میں نے اسلام قبول کر لیا۔[2]

[جے عمر لیسٹر - مانچسٹر، برطانیہ]

(J.Omer Lester-Manchester, U.K)

---

① اسلامک ریویو، جنوری 1929ء، ج:17، ش:1، ص:1، 430

② اسلامک ریویو، جون 1926ء، ج:14، ش:6، ص:85

اسلام کا سادہ حُسن ہمارے لیے باعثِ امن وسکون ہے

ہمارے خیال میں عیسائی چرچ کی تعلیمات بہت زیادہ نظریاتی ہیں۔ آپ خواہ کتنی ہی اچھی زندگی بسر کریں لیکن اگران نظریات سے اختلاف کریں تو آپ (عیسائیوں کی نظر میں) ہمیشہ کے لیے مردود ومقہور بن جاتے ہیں۔ اسلام کے سادہ اور سہل حُسن نے ہمیں امن وسکون اور سمجھ بوجھ فراہم کی ہے اور ہم بہت خوش ہیں۔ ①

[مسٹر اینڈ مسز جی پیٹرسن]
(Mr. & Mrs. G.Petterson)

اسلام ہی وہ دین ہے جس کی مجھے ہمیشہ تلاش رہی

اسلام ہی وہ دین ہے جس کی مجھے ہمیشہ طلب رہی۔ یہ سمجھنے میں بہت آسان‘ انتہائی خوبصورت اور فطری دین ہے۔ میں نے اس کا بار بار مطالعہ کیا۔ میں جانتا ہوں کہ اس کا مطالعہ میرے لیے بہت مفید ثابت ہوا ہے‘ خصوصاً اس لیے کہ اپنے آبائی مذہب پر یقین رکھنا میرے لیے ناممکن تھا۔ میں اس بات پر کبھی یقین نہ کر سکا کہ کوئی لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے موت سے ہمکنار ہو گیا۔ میرا ہمیشہ یہ ایمان رہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک نبی اور انسانوں میں سے بہتر اور افضل تھے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم اگر یہ بات نہ مانیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے گناہوں کی وجہ سے مصلوب ہوئے تو ہم ہمیشہ کے لیے مردود ٹھہریں؟ میں بے شمار لوگوں کے بارے میں سوچتا ہوں جن کے عقائد مختلف ہیں۔ اللہ جو سب سے اتنی محبت کرتا ہے وہ (نعوذ باللہ) اتنا ظالم کیوں کر ہو سکتا ہے؟ میرا یقین ہے کہ وہ ظالم نہیں۔ میرے خیال میں خوشی کے حصول کے لیے دین ضروری ہے اور وہ شخص جو اپنے مذہب پر یقین رکھے‘ روزانہ مطالعہ کرے‘ ہمیشہ نیک کام سوچے اور نیک کام کرنے کی خواہش رکھے‘ اللہ سے مدد مانگے اور اس بات کو تہ دل سے

---

① اسلامک ریویو‘ اکتوبر 1927‘ ج:15‘ ش:10‘ ص:345

تسلیم کرے کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے جو اس کے لیے بہترین خیال کرتا ہے' اپنے سب معاملات اللہ ہی پر چھوڑ دے اور اسلام کے اس سنہری اصول پر عمل کرے یا عمل کرنے کی پوری پوری کوشش کرے تو وہ محفوظ اور مسرور رہ سکتا ہے۔ ①

[آر بی- سٹاک ہولم' سویڈن]

(R.B. Stockholm,Sweden)

اسلام میں مجھے مکمل سکون اور اطمینان مل گیا

میں (آپ کی ارسال کردہ) کتب کا مطالعہ کر کے بہت مسرور ہوا۔ اسلام میں مجھے ہر طرح کا امن وسکون میسر آ گیا۔ عیسائی مذہب سے تو میں کبھی مطمئن نہ ہوا تھا کیونکہ مجھے اس مذہب میں کمی نظر آتی تھی۔ بائبل کی ''پیدائشی گناہ'' (Born in Sin) جیسی عبارات مجھے بالکل نہیں بھاتی تھیں۔ اب اسلام کی آغوش میں آ کر میں نے محسوس کیا کہ یہ سچا مذہب ہے۔ مجھے امید واثق ہے کہ میں اپنی اصلاح کروں گا اور اسلام کا ایک سچا پیرو کار بنوں گا۔ ②

[رابرٹ ای واکر- ایڈنبرا' برطانیہ]

(Robert E.Walker-Edinburgh, U.K)

مجھے عیسائیت سے نفرت ہے مگر میں اپنی روزی سے محروم نہیں ہونا چاہتا

آپ نے میرے لیے جو نام منتخب کیا ہے وہ بہت مناسب رہے گا اور میں فوری طور پر یہی نام رکھ رہا ہوں۔

دو دن قبل ایک خاتون میرے پاس آئیں اور انہوں نے مجھے اپنے ویزلیان (Wesleyan)

---

① اسلامک ریویو' ستمبر 1933ء' ج:21' ش:9' ص:306' 307

② اسلامک ریویو' جنوری 1930' ج:18' ش:1' ص:1

میں واقع گرجے میں آنے کی دعوت دی۔ میں نے انہیں مطلع کیا کہ میں تو مسلمان ہوں۔ اُن کے جواب نے مجھے حیران کر دیا کیونکہ اُنہوں نے کہا: ''عیسائیت پر مجھے بھی یقین نہیں ہے بلکہ میں تو اس سے نفرت کرتی ہوں' مگر مجھے ایک پادری نے مذہبی پمفلٹ تقسیم کرنے اور چرچ کے ارکان کی تعداد بڑھانے پر مامور کر رکھا ہے' لہٰذا میں (عیسائیت سے نفرت کے باوجود) اپنی روزی کا وسیلہ کھونا نہیں چاہتی۔''

اب آپ ہی بتائیں کہ کیا کسی مذہب کے پرچار کے لیے معاوضہ وصول کرنا اور پھر اسے بُرا کہنا جائز اور باعزت کسبِ معاش کہلا سکتا ہے؟[1]

[ای جے صادق بروملے- پورٹس ماؤتھ' برطانیہ]
(E.J.Sadik Bromley-Portsmouth, U.K)

میرے خیالات فطری طور پر اسلام سے مطابقت رکھتے ہیں

میں ایک سال سے بھی زائد عرصہ اپنے اختیار کردہ دین (اسلام) میں بسر کر چکا ہوں۔ اور میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جوں جوں اسلام کے بارے میں میرا علم بڑھتا جاتا ہے' میرا ایمان مزید پختہ ہوتا جاتا ہے اور میرے ایمان اور خلوص میں روز بہ روز اضافہ ہو رہا ہے۔ میں نے اپنے قبولِ اسلام کی سالانہ تقریب یوں منائی کہ اُس چرچ کے پادری کو ایک خط لکھا جہاں میں نے عیسائیت کے مختلف رسمی مراحل طے کیے تھے۔ اس خط میں میں نے انہیں یہ بتایا کہ میں اب عیسائیت کے عقائد پر ایمان نہیں رکھتا۔ میں نے واحد ممکن قدم اٹھایا اور ایک ایسا دین (اسلام) قبول کر لیا ہے جو میرے خیالات کے عین مطابق ہے۔[2]

[سلیم آر ڈی گرے فرتھ- لیڈز' برطانیہ]
(Salim R.De Grey Firth-Leeds, U.K)

---

[1] اسلامک ریویو' جون 1933ء' ج:21' ش:6' ص:202

[2] اسلامک ریویو' ستمبر 1933' ج:21' ش:9' ص:305

اسلام ضمیر اور عقل کو مطمئن کرتا ہے

اسلام ضمیر اور عقل کو مطمئن کرتا ہے اور انسان کو فرقہ وارانہ اور نسلی تعصّبات سے بالاتر بنا دیتا ہے۔ یہ انسان کو اللہ تعالیٰ اور فطرت کے عالمگیر دین فطرت اور انسانیت کی خدمت کا جذبہ دے کر اس کے کردار کی اصلاح کرتا ہے۔ ①

[ٹوگوزوشیما-لندن]

(Togo Tzushima-London)

اسلام پادریوں پر انحصار کی بجائے خود انحصاری کا درس دیتا ہے

اسلام پادریوں پر انحصار کی بجائے خود انحصاری کا درس دیتا ہے اور اس طرح ہمیں اپنے آپ کو دریافت کرنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ انسانیت آموز خود انحصاری کا وہ سبق ہے جس کی انسان کو اشد ضرورت ہے تاکہ اس کے مطابق تہذیب اور کاروباری زندگی کو منظّم کیا جائے اور انسانیت کے مفاد کی خاطر تمام نسلوں کو ایک بڑی برادری کی صورت میں اکٹھا کر دیا جائے۔ ②

[اے واگھان سپروس- ورسیسٹر]

(A.Vaughan-Spruce, Worcester)

اسلام سادہ اور معقول دین ہے

جیسا کہ ''ریویو'' میں مذکور ہے' اسلام کی جو خوبی مجھے سب سے زیادہ متاثر کرتی ہے وہ اس کی سادگی اور معقولیت ہے کیونکہ یہ دین (عیسائیت کی طرح) مقدّسین اور پادریوں کے نظریات اور غلط رسوم میں اُلجھا ہوا نہیں ہے۔

① اسلامک ریویو' نومبر 1927ء' ج:15' ش:11' ص:385

② اسلامک ریویو' ستمبر 1928ء' ج:16' ش:9' ص:305

اگرچہ میں کلیسائے انگلستان کا رکن ہوں' میری ابتدائی تعلیم اور تربیت اس کے مطابق نہیں ہوئی بلکہ بیس سال کی عمر میں' میں اس چرچ کا رکن بنا۔ مجھے اپنے چرچ سے بہت تسکین ملی ہے اور اب بھی مل رہی ہے مگر ایمانیات اور عقائد میں مجھے کئی نکات پر اس دین سے اختلاف ہے۔

اپنے طور پر میرا یہ یقین ہے کہ اسلام ہماری جدید تہذیب کے مسائل کا عیسائیت کے مقابلے میں زیادہ اطمینان بخش حل پیش کرتا ہے اس لیے مجھے یقین ہے کہ اس ملک میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہیں اسلام سے اگر متعارف کرایا جائے تو وہ اسلام قبول کر لیں گے۔ وہ عیسائیت کی رائج تعلیم اور اعمال سے مطمئن نہیں ہیں۔ ①

[وِن تھراپ۔ کمبال]

(Winthrop Kimball)

اسلام ایک خوبصورت دین ہے

اسلام ایک خوبصورت دین ہے۔ جو لوگ اس کی ہدایات پر عمل کرتے ہیں وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے اتنے قریب ہیں جتنا کوئی انسان اس کے قریب ہو کر امن اور سکون حاصل کر سکتا ہے۔ ②

[امینہ ایگنس ڈیوس]

(Ameena Agnes Deeves)

اسلام کو عیسائیت پر زبردست برتری حاصل ہے

میرے مطالعۂ اسلام کا ایک اور نتیجہ یہ ہے کہ میں پیغمبر اور مُصلحِ اعظم حضرت محمد ﷺ کے جمہوریت نواز دین کی مدّاح بن گئی ہوں جسے قبول کر کے اب مجھے بے حد مسرت اور اطمینان حاصل ہو رہا ہے۔

---

① اسلامک ریویو' جنوری' فروری 1933ء' ج: 21' ش: 1' 2' ص: 27

② اسلامک ریویو' اکتوبر 1926ء' ج: 14' ش: 10' ص: 357

اگرچہ میں یہ تسلیم کرتی ہوں کہ اصلاح شدہ عیسائیت ایک بہت بڑا مذہب ہے، پھر بھی میں اس بات کو نظر انداز نہیں کر سکتی کہ اسلام نہ صرف عیسائیت کے بہترین اصولوں کی تعلیم دیتا ہے بلکہ یہ اپنے فکری اور روحانی تصورات اور زیادہ صحت مند سماجی نظام کی بنیاد فراہم کرنے والے اصولوں کی بنا پر عیسائیت پر زبردست برتری بھی رکھتا ہے۔ ①

[مس آمنہ اے بیمفورڈ - کیوروڈ، رچمنڈ، ساؤتھ ویلز، برطانیہ]

(Miss Amina A.Bamford-Kew Road, Richmond, S,W-U.K)

اسلام نے مجھے عبادت کے لائق معبودِ حقیقی سے متعارف کرایا

میں نے اسلام کو ایک ایسا دین پایا جس کی سادگی انسان کو اسے اپنانے پر مجبور کر دیتی ہے۔ ابتدا میں میرا اللہ کے متعلق تصور احترام سے زیادہ خوف پر مبنی تھا۔ اللہ کا قہر اس کی رحمت سے زیادہ لگتا تھا۔ بعد میں میرا ''اللہ'' کے بارے میں تصور بدل گیا اور اعمال بھی، اس لیے کہ ہمارے اعمال ہمارے خالقِ حقیقی کے متعلق گمان کے مطابق ڈھل جاتے ہیں۔

اسلام نے مجھے عبادت کے لائق معبودِ برحق سے روشناس کرایا اور اس کے احکام کی پیروی کا جذبہ میرے دل میں پیدا کر دیا۔ ②

[آمنہ براؤن]

(Amina Browne)

اسلام ہی سب سے پُرخلوص دین ہے

بدقسمتی سے چرچ آف انگلینڈ بہت تنگ نظر اور انتہا پسند ہے۔ اس کی کوئی نظریاتی بنیاد ہے نہ اس میں سادگی ہے جبکہ اسلام انتہائی پُرخلوص دین ہے جو بے پناہ صداقت اور علم

---

① اسلامک ریویو، جنوری 1915ء، ج:3، ش:1، ص:17

② اسلامک ریویو، مئی 1931ء، ج:19، ش:5، ص:145

سے مالا مال ہے۔ ①

[مس ایلین رحیمہ لیسی- ورسیسٹر، برطانیہ]
(Miss Eileen Rahima Lacey-Worcester, U.K)

اسلام نے مجھے دعا اور نماز کا عادی بنایا اور اللہ واحد پر ایمان عطا کیا

عیسائیت کے مختلف نظریات پر یقین سے محروم ہو کر میں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اسلام نے مجھے نماز اور دُعا کا عادی بنا دیا ہے اور ایک اللہ پر ایمان عطا کیا ہے۔ اب زندگی کے سفر میں میرا رویّہ پہلے کی نسبت کہیں زیادہ خوشگوار ہے۔ میری روح نے مجھے سچے دین کا راستہ دکھایا تو اسلام میرا انتخاب ٹھہرا۔ ②

[حلیمہ ماری میتھیوز]
(Halima Marie Matthews)

اسلام کے پاکیزہ اور سادہ اصول اور پُر خلوص اسلامی بھائی چارہ معجز نما ہیں

ایک دفعہ عید کے دن مسجد میں جانا ہوا تو اسلام کی محبت میرے دل میں سما گئی اور بالآخر میں نے اسلام قبول کر لیا۔ اس کے پاکیزہ اور سادہ اصول اور پُر خلوص اسلامی بھائی چارہ معجز نما ہیں۔ ③

[مس حمیدہ بی بانڈ-لندن]
(Miss Hamida B.Bond-London)

① اسلامک ریویو، جون 1928ء، ج:16، ش:6، ص:185
② اسلامک ریویو، جولائی 1930ء، ج:18، ش:7، ص:225
③ اسلامک ریویو، دسمبر 1927ء، ج:15، ش:12، ص:425

میں سچا' سادہ' پُر اخلاص اور فطری دین ''اسلام'' قبول کر کے خوش ہوں

میں سچا' سادہ' پر اخلاص اور فطری دین اسلام قبول کر کے خوش ہوں۔ یہ فلسفیانہ نظریات سے پاک ہے اور طبقہء علماء کی بے جا مداخلت سے بھی محفوظ ہے۔ اس کی وسیع النظری' لچک اور سادہ اصول میرے ذہن کو بہت متاثر کرتے ہیں۔ ①

[جیسی امینہ ڈیوڈسن]

(Jessie Ameena Davidson)

اسلام کے اصول قابلِ عمل اور معقول ہیں

عیسائیت کے تنگ نظریات اور توہم پرستی کے لیے میرے دل میں کوئی جگہ نہیں جبکہ اسلام کے اصول قابلِ عمل اور معقول ہیں۔ ②

[مس جون فاطمہ ڈینسکن - لندن]

(Miss Joan Fatima Dansken-London)

اسلام کے اصولوں پر عمل کر کے دنیا کی بہت سی موجودہ مشکلات سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے

''اسلامک ریویو'' میں کچھ مضامین خاص طور پر باقاعدہ شائع ہونے والے مراسلات پڑھ کر میں نے آج سے کئی ماہ قبل اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا مگر مجھے اپنے آپ پر اعتماد نہ تھا۔ مجھے اس بات کا ثبوت درکار تھا کہ میں ایک درست قدم اٹھا رہی ہوں۔ میں اسلامی لٹریچر کا

---

① اسلامک ریویو' جون 1926ء' ج:14' ش:6' ص:197

② اسلامک ریویو' اکتوبر 1929ء' ج:17' ش:10' ص:345

زیادہ تو مطالعہ نہیں کر سکی مگر قرآنِ حکیم سے تھوڑا بہت جو کچھ میں نے پڑھا ہے اس نے مجھے اس بات کا قائل کر دیا ہے کہ اسلام ہی واحد سچا دین ہے جو مساوات پر مبنی ہے۔ میں یہ کہنے کی اجازت چاہوں گی کہ آج کے دور کی بہت سی مشکلات سے نجات اسلام کے اصولوں ہی پر چل کر حاصل کی جا سکتی ہے جس کے معنی ہی سلامتی کے ہیں۔

مس مائی فینی ڈیویز کے قبول اسلام کا اقرار نامہ: ''میں مس مائی فینی ڈیویز' ساکن ہیمپٹن (Hampton) سٹریٹ' ایس ای 17' اس بات کا خلوص دل اور سنجیدگی سے اعلان کرتی ہوں کہ میں نے اپنی مرضی سے صرف اللہ عزوجل کی عبادت کا عقیدہ اپنا لیا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ میں تمام انبیاء جیسے حضرت ابراہیم' حضرت موسیٰ' حضرت عیسیٰ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کا برابر احترام کرتی ہوں اور یہ بھی کہ میں اللہ عزوجل کی توفیق سے ایک مسلمان کی زندگی گزاروں گی۔

[لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ]

''اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے رسول ہیں۔''[1]

[مس مائی فینی ڈیویز' انگلینڈ]

(Miss Myfanwy Davies-U.K)

اسلام مرد و زن' دونوں کو نجات دیتا ہے

جب میں نے پال (Paul) اور ابتدائی دور کے دوسرے عیسائی پیشواؤں کے خواتین کے بارے میں اقوال' مثلاً: ''عورت شیطان کی آلۂ کار ہے'' وغیرہ پڑھے تو میں نے دین اسلام کا مطالعہ شروع کر دیا۔ تب مجھے معلوم ہوا کہ اس دین میں مذہبی رہنماؤں کی مداخلت کے بغیر مرد و زن کے لیے نجات کا یکساں وعدہ ہے۔

آپ کا ''ریویو' عیسائیت کے متعلق معلوماتی کتب Sources of Christianity

① اسلامک ریویو' جون 1939ء' ج:27' ش:6' ص:201

(مسیحیت کے سرچشمے) اور Ideal Prophet (مثالی رسول ﷺ) حقیقتاً بہت دلچسپ ہیں اور اگر ان کتابوں کو تعلیم یافتہ عیسائی طبقوں میں پھیلایا جائے تو یہ یقیناً انہیں ان کے نام نہاد "چرچ فادرز" کی اُن اختراعات اور تحریفات سے متنفر کر دیں گی جو وہ دین میں وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں۔ ①

[مس جے' سی' اے پیریرا]

(Miss J.C.A. Perera)

اسلام روح اور جسم دونوں کا احاطہ کرتا ہے

اسلام کا سب سے ممتاز وصف اتحاد ہے۔ یونیٹیرین کلیساؤں (Unitarian Churches) میں بھی اگرچہ مکمل اتحاد کی خواہش تو پائی جاتی ہے مگر ان کی رسوم اور خطبات بالکل مختلف ہوتے ہیں اور چرچ کے ارکان اگرچہ دلی طور پر ایک ہی اصول کو مانتے ہیں مگر ان کے مابین وسیع اختلافات پائے جاتے ہیں۔ کسی بھی چرچ کو عوام کے اعمال کے بارے میں صرف اخلاقی حق حاصل ہوتا ہے اور چونکہ ضابطۂ اخلاق ایک ہی ہے، لہٰذا چرچ بھی ایک ہی ہونا چاہیے۔ مگر ضابطۂ اخلاق کے بجائے ان کے قوانین تنگ نظریات اور مبہم عقائد پر مبنی ہیں۔ ان کے نظریات کتنے ہی خوبصورت کیوں نہ ہوں وہ عملاً اختراعی اور مصنوعی بن جاتے ہیں۔

اسلام زندگی کے ہر معاملے اور ہر مرحلے کو مدنظر رکھتا ہے۔ یہ طہارت کے ضوابط کی وجہ سے روح اور جسم دونوں کا احاطہ کرتا ہے۔ اس کی سادگی ذہن کو آرام دیتی ہے اور امن وسکون بہم پہنچاتی ہے۔ اس میں عیسائیت جیسی رسوم' موسیقی' مذہبی تصویروں اور ڈراموں کے ذریعے سے خاص دین سے توجہ منحرف نہیں کی جاتی۔ اسلام کے دروازے ہر وقت ہر فرد کے لیے کھلے رہتے ہیں۔ یہ صرف اتوار کو نہیں کھلتے کہ اگلے اتوار تک انسان سب کچھ بھول چکا ہو۔ ②

[شمسہ امینہ۔ برطانیہ کی ایک انگریز مسلم خاتون]

(Shamsa Ameena)

① اسلامک ریویو' جون 1927ء' ج:15' ش:6' ص:224

② اسلامک ریویو' اپریل 1917ء' ج:5' ش:4' ص:155,154

اسلام میں ہمارا الٰہ رحمٰن اور رحیم ہے

اہلِ اسلام کو کسی کی سفارش کی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ ہمارا الٰہ خود رحمٰن و رحیم ہے۔ اسلامی نظریے کے مطابق انسان پیدائشی گناہ گار نہیں ہوتے بلکہ وہ پاکیزہ اور برف جیسی صاف وسفید روح لے کر دنیا میں آتے ہیں اور جنت میں داخلے کے مواقع تمام مسلمانوں کے لیے یکساں ہیں جبکہ عیسائیت میں یہ کہا جاتا ہے کہ جب تک آپ کا بپتسمہ نہیں ہوتا' آپ جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ [1]

[ٹریسا گورڈن]

(Teresa Gordon)

① اسلامک ریویو' جنوری 1927ء' ج:17' ش:1' ص:1

باب: دوم

اسلام کے بارے میں اسلام قبول کرنے والوں کے مختصر خیالات